صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 25 اگست 2008ء بمطابق 22 شعبان 1429ھ صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَأَوۡفُواْ بِعَهۡدِ ٱللَّهِ إِذَا عَـٰهَدتُّمۡ وَلَا تَنقُضُواْ ٱلۡأَيۡمَـٰنَ بَعۡدَ تَوۡكِيدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ ٱللَّهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيلاًۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُونَ O وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّتِى نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا مِنۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ أَنكَـٰثًا تَتَّخِذُونَ أَيۡمَـٰنَكُمۡ دَخَلاَۢ بَيۡنَكُمۡ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِىَ أَرۡبَىٰ مِنۡ أُمَّةٍۚ إِنَّمَا يَبۡلُوكُمُ ٱللَّهُ بِهِۦۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ مَا كُنتُمۡ فِيهِ تَخۡتَلِفُونَ۔

(ترجمہ): اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو اُن کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے۔ اور اُس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا۔ پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے۔ اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: یہ ایک ریکویسٹ آئی ہے سید جعفر شاہ صاحب کی طرف سے کہ سوات میں کل رات کے افسوسناک واقعہ میں معزز رکن صوبائی اسمبلی، وقار خان کے خاندان کے دس افراد کی ہلاکت پر ان کیلئے دعا کی جائے۔ مولوی عبیداللہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ مولوی عبیداللہ صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکرا د اجلاس آغاز نه مخکښ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

گرلز ہائی سکول میں بم دھماکے

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): زهٔ جی یوه ډیره اهم مسئله باندے خبره کول غواړم۔ جناب عالی، بیګا باره بجکر اکاون منټ باندے په ګورنمنټ ګرلز هائی سکول کښې د جینکو ځلور دهماکے اوشوے او هغے باندے لوکل خلقو بیا فائرنګ هم اوکړو، زهٔ جی پینځه بجے بیا سکول ته راغلم نو هغه سکول ټول بالکل ،مطلب دادے چه زمکے ته راغلے دے ، هغے کښې یو کمره هم چه داسے وی چه هغه بچ وی، دا ټول فرنیچر مات شوے دے ، یکم ستمبر نه سکولونه کهلاویږی او بدقسمتئ نه زما په حلقه کښې، په ټول پی ایف۔10 کښې چه لس یونین کونسلو کښې صرف دا یو د جینکو هائی سکول دے ، نور پکښې یو هم نشته دے۔ اوس دا خبره ده چه دلته چیف منسټر صاحب تشریف فرما دے ، زهٔ هغه ته د دے هاؤس په تهرو باندے او ستاسو مطلب دے د چیئر په تهرو باندے دا یو خواست کومه چه هغه Concerned authorities ته فوراً دا هدایت جاری کړی چه Temporary طور باندے د دے جینکو د پاره، ولے چه یکم ستمبر نه پس سکولونه کهلاویږی چه د هغے د پاره انتظامات اوکړی او د هغه سکول د جوړولو د پاره، ری کنسټرکشن د پاره پی سی ون، چه هغه کوشش اوکړی ځکه دا ډیر زیات نقصان دے زمونږ قوم ته، قومی نقصان دے۔ هغه لاء اینډ آرډر سیچویشن خو به ئے ګورو خو اوس د دے جینکو یو لویه مسئله، د یکم ستمبر نه به سکول کهلاویږی نو دا زما یو عرض دے ستاسو په تهرو باندے۔ تهینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: تهیک شو۔

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر منصوبہ بندی وترقی): جناب سپیکر۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی جناب رحیم داد خان صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): جناب سپیکر۔

سینیئر وزیر(منصوبہ بندی وترقی): د دے جواب ورکړه۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر، زۀ یو ایډجرمنټ موشن پیش کول غواړم په دے فساد باندے۔

جناب سپیکر: او دریږه جی روستو۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب، دا ډیر زیات ضروری دے۔ جناب، زۀ غواړم چه د هاؤس د پراپر کارروائی نه مخکښ زۀ دا پیش کړم او په دے باندے خبرے کول غواړم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:جناب بابک صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: مهربانی، سپیکر صاحب۔ چونکه آنریبل ممبر صاحب خبره اوکړه او بالکل دا بیګا د بدقسمتئ نه چه کومه ډیره لویه افسوسناکه واقعه په سکول کښ شوے ده،انشاءالله د نن نه مونږ فوری طور خو ظاهره خبره ده چه ټول بلډنګ Collapse شوے دے ، هغه سټوډنټس Surrounding کښ انشاءالله په کوم لیول چه وی، هغه مونږه Accommodate کوؤ د سکولونو شروع کیدو نه مخکښ انشاءالله، ممبر صاحب سره به Consultation کوؤ، د هغوی په مشوره باندے به ای ډی او صاحب زۀ رااوغواړم چه څومره حده پورے ممکنه وی چه د یکم ستمبر نه مخکښ مونږ د هغے د پاره Arrangement اوکړو انشاءالله که خیر وی، د آنریبل ممبر صاحب په Consultation سره۔

جناب سپیکر: تهیک شو۔ جناب رحیم داد خان صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر! قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 ذیلی قاعدہ 2 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔۔۔۔۔

ایک معزز رکن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): قرارداد پیش کړم نو خبره بیا تاسو اوکړئ کنه۔

جناب سپیکر: معزز وزیر صاحب نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجاء کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے، آیا معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کے مخالف ہیں، 'نا' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ (تالیاں)

قرارداد

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): "صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئر مین، جناب آصف علی زرداری کے صدارتی امیدوار نامزد ہونے کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے اور ہماری سوچی سمجھی رائے ہے کہ اکثریتی پارٹی ہونے کے ناطے صدارتی امیدوار چننے کا اختیار پاکستان پیپلز پارٹی کو، یعنی ہمیں حاصل ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب آصف علی زرداری صدر منتخب ہونے کے بعد آئین اور پارلیمان کی بالادستی، وفاقی جمہوری نظام کے استحکام، عدلیہ کی آزادی، ذرائع ابلاغ کی آزادی اور وفاقی وحدتوں کے اختیار کو یقینی بنائیں گے اور فاٹا اور ہمارے صوبے میں تشدد کی آگ بجھانے اور امن و امان بحال کرنے کیلئے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔ ہمارے خیال میں جناب آصف علی زرداری کی قیادت میں ملک سنگین داخلی اور خارجی چیلنجوں سے نمٹنے میں کامیاب ہوگا اور آمرانہ نظام کے مکمل خاتمے اور ایک واقعی جمہوری نظام کے قیام کا ایک اور مرحلہ طے ہو جائے گا جو جمہوری قوتوں کو اٹھارہ فروری کو ملنے والی عوامی مینڈیٹ کا تقاضا اور عوامی خواہشات کی تکمیل ہے۔" (تالیاں)

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔ (شور)

جناب بشیر احمد بلور [سینیئر وزیر (بلدیات)]: جناب سپیکر صاحب، دا۔۔۔۔

ایک معزز رکن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ بشیر بلور صاحب، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور سینئیر وزیر (بلدیات) جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب! ذرا مجھے اجازت دیں کہ میں یہ قرارداد پڑھ لوں تو پھر آپ بات کر لیں۔ "صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئر مین، جناب آصف علی زرداری کے صدارتی امیدوار نامزد ہونے کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے اور ہماری سوچی سمجھی رائے ہے کہ اکثریتی پارٹی ہونے کے ناطے صدارتی امیدوار چننے کا اختیار پاکستان پیپلز پارٹی کو حاصل ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب آصف علی زرداری صدر منتخب ہونے کے بعد آئین اور پارلیمان کی بالادستی، وفاقی جمہوری نظام کے استحکام، عدلیہ کی آزادی، ذرائع ابلاغ کی آزادی اور وفاقی وحدتوں کے اختیار کو یقینی بنائیں گے اور فاٹا اور ہمارے صوبے میں تشدد کی آگ بجانے اور امن وامان بحال کرنے کیلئے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔ ہمارے خیال میں جناب آصف علی زرداری کی قیادت میں ملک سنگین داخلی اور خارجی چیلنجوں سے نمٹنے میں کامیاب ہوگا اور آمرانہ نظام کے مکمل خاتمے اور ایک واقعی جمہوری نظام کے قیام کا ایک اور مرحلہ طے ہو جائے گا جو جمہوری قوتوں کو اٹھارہ فروری کو ملنے والی عوامی مینڈیٹ کے تقاضے اور عوامی خواہشات کی تکمیل ہے۔" ڈیر مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی: محترم سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی: محترم سپیکر صاحب، آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔یہاں پر چونکہ ایک قرارداد پیش کی گئی جو کہ صدارتی الیکشن کے حوالے سے ہے۔ پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور اے این پی کی طرف سے قرارداد جو پیش کی گئی ہے، میں اس پر کچھ اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ جمہوری حق ہے ہر ایک پارٹی کا کہ الیکشن میں جو بھی امیدوار وہ اپنا نامزد کرتی ہے اور جو اتحادی ہوتا ہے، اس کو بھی اپنی رائے کا حق ہے کہ وہ اس کے ساتھ اتحاد میں رہے، اس کے حق میں بات بھی کرے لیکن چونکہ اس ملک میں ابھی جو ماحول ہے، ہم نے تو کوشش کی تھی، جب وفاقی گورنمنٹ بن رہی تھی تو اس وقت ہم نے ایک ہی بات کی کہ یہ ملک ابھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایک پارٹی آ کر یہاں پر حکومت کرے اور ان مسائل کو حل بھی کرے اور یہاں پر جو حالات ہیں، ان کو قابو بھی کرے۔ وہاں پر بھی ہم نے یہ بات کی تھی کہ آیا یہ پیپلز

پارٹی کی گورنمنٹ بن رہی ہے یا یہ قومی Coalition کی گورنمنٹ بن رہی ہے؟ تو اس وقت ہمیں بتایا گیا کہ یہ اتحادی جماعتوں کی ایک قومی حکومت ہے اور وہاں پر ہم اس میں شامل ہیں۔ ابھی جو حال ہی میں ہم دیکھ رہے ہیں جی کہ یہاں پر جو ہمارے قبائل پہ، کبھی بھی پاکستان کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ اپنے عوام پر اپنے ملک کے وہ جیٹ طیارے جو اپنے خون پسینہ کی کمائی سے ایک ایک پیسہ، قبائل سے بھی اور سٹلڈ ایریا کے لوگوں سے کاٹ کر اس پر ہم جہاز خریدیں، ہیلی کاپٹر خریدیں اور پھر یہ جہاز اور ہیلی کاپٹر جو اپنے خون پسینے کی کمائی سے ہم نے خریدے ہیں، وہ وہاں پر ہمارے اپنے لوگوں کے خون کرنے کا ذریعہ بنے، یہ انتہائی دردناک بات ہے۔ یہ ملک جو ہے، یہ کسی اور طرف جا رہا ہے۔ کبھی بھی، کسی دوسرے ملک میں بھی اپنے عوام پر جیٹ طیارے استعمال نہیں ہوئے ہیں اور یہ پہلا موقع ہے کہ اپنے ملک کے اندر اپنے لوگوں پر جیٹ طیارے استعمال ہو رہے ہیں اور یہاں پر اپنے سٹلڈ ایریا میں بھی جبکہ وفاقی گورنمنٹ کے ساتھ ہماری Commitment یہ تھی کہ آپ آپریشن کے ذریعے یہاں پر کوئی کام نہیں کریں گے بلکہ مذاکرات کے ذریعے آپ کریں گے تو ابھی چونکہ جو حالات بنے ہیں، ان پر ہمارے بہت زیادہ تحفظات ہیں۔ رات کو جو زرداری صاحب کا Statement آیا ہے کہ یہ ہم نے معاہدے کئے ہیں اور سیاسی انداز کے معاہدے کی کوئی اہمیت نہیں، معاہدہ تو شاید مسلم لیگ (ن) نے بھی کیا ہے اور معاہدہ تو تحریری طور پر وہاں پر ہم نے بھی لکھا ہے، آج رات کا جو Message ہے، وہ تو Message یہ مل رہا ہے کہ میں نے کسی کے ساتھ بھی جو معاہدا کیا ہے، میں اس پر عمل کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ اگر یہ حال ہے تو ہم بڑے ادب کے ساتھ یہاں پر آج یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک ہمارے تحفظات دور نہ ہوں، ہم آج کے اس قرارداد میں حصہ نہیں لے رہے ہیں بلکہ ہم نے یہاں پر فیصلہ کیا ہے کہ اس پر سکندر شیر پاؤ صاحب بھی بات کریں گے، صابر شاہ صاحب بھی بات کریں گے اور پھر ہم متفقہ طور پر ایوان سے باہر بیٹھ کر اس کارروائی کا حصہ نہیں بنیں گے۔ میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور پورے ایوان کا بھی کہ انہوں نے میری بات کو بڑے غور سے سنا اور انشاء اللہ 28 تاریخ پر جے یو آئی کی، ایم ایم اے کی مجلس عاملہ کی میٹنگ ہے، اس میں ہم بھی آخری فیصلہ کریں گے 28 تاریخ کو کہ اگر کوئی ہمارے تحفظات کو، ہمارے ساتھ جو Agreement ہے، اس کو کوئی وزن دے رہا ہے تو ٹھیک ہے، اگر رات کا جو پیغام ہے، وہ تو ہم سن رہے ہیں، اس انداز سے لے رہے ہیں کہ وہ صرف مسلم لیگ کیلئے نہیں ہے بلکہ وہ ہم سب اتحادیوں کیلئے ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ابھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پیر صاحب، پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، آج پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے یہاں ہاؤس میں ایک قرارداد پیش ہوئی ہے زرداری صاحب کے بطور صدر امیدوار یہاں سے کہ اسمبلی کے اندر قرارداد پاس ہو کہ جناب آصف علی زرداری صاحب کو آئندہ صدارتی امیدوار کے طور پر سامنے لایا جائے۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں ہماری گزارش ہوگی اور سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسی قرارداد میرے خیال میں سندھ اسمبلی میں بھی منظور ہوئی اور جمہوری عمل میں یہ جماعتوں کا استحقاق ہوتا ہے کہ وہ قراردادیں لائیں اور جو بھی ان کی جمہوریت کی آواز ہوتی ہے اس کو آگے لایا جائے لیکن آج جو اس ہاؤس میں ہم قرارداد پیش کررہے ہیں جناب سپیکر، وہ ایسے وقت میں ہم قرارداد پیش کررہے ہیں جبکہ Presidential election کے شیڈول کا اعلان ہو چکا ہے اور اس اعلان کے بعد پہلی بات یہ ہے کہ یہاں سے جب یہ قرارداد جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر موومنٹ کی ایک اخلاقی بنیاد ہوتی ہے، الیکشن شیڈول کے اعلان کے بعد وہ جو ایک مضبوط بنیاد ہوتی ہے، وہ باقی نہیں رہتی کیونکہ پھر ہماری حالات کے اوپر اپنی طاقت یا اپنی اقتدار کی بنیاد پر اثرانداز ہونے کی ایک کوشش ہوتی ہے تو میں تو پہلی بات یہ کہوں گا کہ یہ قرارداد اسمبلی میں جب شیڈول کا اعلان ہو چکا ہے اور اس شیڈول کے مطابق جو بھی امیدوار سامنے آئے اور اس میں جو سب سے بڑی بات ہے جناب سپیکر، وہ یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کے اندر اس ہاؤس کے اندر بھی ہم بیٹھے ہیں گو کہ ہماری وزارتیں اب وہ نہیں ہیں لیکن ہم اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کہ ہم اس حکومت کا، یہاں پر جناب ہوتی صاحب کی سربراہی میں ان کی قیادت میں ان کی لیڈرشپ میں یہاں پر ایک حکومت ہے اور ہم اس حکومت کا حصہ ہیں بعینہ اسی طرح مرکز کے اندر بھی پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور دیگر جماعتوں کے ساتھ جمیعت علماء اسلام ہے، عوامی نیشنل پارٹی ہے، مسلم لیگ (ن) ہے، ہم ہی اشتراک میں وہاں پر حکومت کررہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس Alliance نے، اس اتحاد نے پاکستان کی ایک ایسی تاریخ مرتب کی ہے جناب سپیکر، کہ پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں پانچ ڈکٹیٹرز جو ہیں، یہاں پر آئے اور یہاں پر کوئی بھی ڈکٹیٹر اپنی مرضی سے نہیں گیا۔ ایوب خان صاحب آئے اور ان کو یحیٰی خان نے استعفیٰ دینے پر مجبور کیا۔ یحیٰی خان گئے پاکستان کو توڑ کر اور جب خود فوج کے اندر سے بغاوت شروع ہوئی اور ان کے کلبوں میں وہاں پر جب اس کے خلاف اس کے کرنلز، اس کے میجرز، اس کے سپاہیوں نے بغاوت کی تو اس کو پھر مجبوراً

جانا پڑااور حکومت ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے حوالے کرنی پڑی۔ اس کے بعد ضیاء الحق صاحب آئے۔ ضیاء الحق صاحب جب آئے تو انہوں نے مکمل طور پر اسمبلی توڑ کر کہا کہ میں سیاسی جماعتوں کو حکومت کرنے نہیں دونگااور اسطرح مکامار کر انہوں نے کہا تھا کہ میں نے پہلے بھی غیر جماعتی الیکشن کئے اور میں آئندہ بھی پانچ الیکشن ایسے غیر جماعتی بنیاد پر کرونگا، میں سیاسی جماعتوں کو یہاں پاکستان میں آنے نہیں دونگا۔ وہ ڈکٹیٹر بھی جس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں نے اگر پانچ الیکشن کرنے ہیں توپچیس سال کا سرٹیفکیٹ اس نے بھی جاری کیا تھا کہ میں نے مزید پچیس سال اس ملک پر اور اس قوم پر ڈکٹیٹر بن کے حکمرانی کرنی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے بعد یہ پہلی دفعہ ہے تاریخ کے اندر کہ جنرل مشرف ایک آمر، ایک ڈکٹیٹر جو سینہ تان کر کہتا تھا کہ میں بینظیر شہید کو، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے، کہ میں بینظیر کو اور نواز شریف کو پاکستان میں نہیں آنے دونگا لیکن جناب سپیکر، آج پاکستان کے عوام اور یہاں کی جمہوری قیادتوں اور ہماری سیاسی جماعتوں کی جد و جہد تھی، پیپلز پارٹی کی جد و جہد، عوامی نیشنل پارٹی کی جد و جہد، جمیعت علماء اسلام کی جد و جہد، دیگر جماعتوں جو اسمبلی میں نہیں ہیں، باہر ہیں، کی جد و جہد تھی، پاکستان مسلم لیگ (نواز) کی جد و جہد تھی کہ ایوان اقتدار سے نہ کوئی دھماکہ ہوا، نہ ملک ٹوٹااور اس اتحاد، اس سیاسی قوتوں کی ایک اجتماعیت کے سبب اس قوت کے سامنے ایک آمر کا سر جھکانا پڑا۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اس قوم کی بہتری کیلئے کیونکہ انہوں نے اس ملک کیلئے قربانی دی ہے، اٹھاون ٹو(بی) ان کے ہاتھ میں تھااور وہ جو اٹھاون ٹو(بی) ہے، وہ ہمیں قابو بھی کر سکتے تھے لیکن اس قوم کی بہتری کیلئے، اس قوم کو بچانے کیلئے، پاکستان کی بقاء کیلئے انہوں نے یہ قربانی دی ہے۔

(شیم، شیم کی آوازیں)

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> تو جناب سپیکر، جو میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ آج اگر پاکستان کے اندر قصر صدارت سے جنرل مشرف کی رخصتی ہوئی ہے تو اس کی ایک بنیاد ہے اور وہ بنیاد یہ ہے کہ یہاں کی سیاسی قیادت نے، نواز شریف صاحب، آصف علی زرداری صاحب، جناب اسفندیار ولی خان صاحب، مولانا فضل الرحمن صاحب اور دیگر کے باہمی اتفاق، اتحاد اور باہمی مشاورت سے آمریت کو یہاں سے ختم کیا گیا لیکن جناب سپیکر، جنرل مشرف کے جانے سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ اعلان بھوربن اور اس کے بعد مختلف موقعوں پر وعدے ہوئے، معاہدے ہوئے کہ جناب، سب سے پہلے جنرل مشرف کو رخصت کیا جائے گا اور اس کی رخصتی کے فوراً بعد یہاں کی جوڈیشری، عدلیہ کی بحالی ہو گی اور سترھویں ترمیم کا خاتمہ ہو گا۔

جناب، یہ معاہدے ہوئے اور صدارت کیلئے یہ تمام جو پارٹیز ہیں، یہ بیٹھ کر مشترکہ طور پر، متفقہ طور پر ایک امیدوار کو سامنے لائیں گی۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری دو تین وصیتیں ہیں، سب سے پہلے ہم مسلمان ہیں، مسلمان ہونے کے بعد ہم یہاں جو بیٹھے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہم پٹھان ہیں، پختون ہیں اور پختون کے حوالے سے پختونولی ہماری روایت کا ایک حصہ ہے، ہم پختونولی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور پھر تیسری چیز ہم انسان ہیں، جو انسان محسوسات کا مجموعہ ہے، اچھی بات اور بری بات، اچھی چیز پر خوش ہونا، بری چیز پر خفہ ہونا، ایک انسان جس کے دل کے اندر، اس کے اندر ایک ضمیر ہے، یہ تین تقاضے ہیں اور تینوں تقاضوں کے مطابق یہاں پر اگر ہم پختونولی کے حوالے سے دیکھیں، اگر ایک Ordinary انسان کے حوالے سے دیکھیں اور اگر ہم من حیث المسلمان اگر دیکھیں تو یہ اس بات کا تقاضا ہے کہ جب بھی کوئی معاہدہ ہوتا ہے، اس معاہدے پر عملدرآمد کیا جاتا ہے اور Presidential election کے حوالے سے ہمارے ساتھ میاں محمد نواز شریف صاحب کی قیادت میں آصف علی زرداری صاحب بیٹھ کے یہ ایک فیصلہ ہوا، یہ طے ہوا کہ پریذیڈنٹ جنرل مشرف کے خاتمے کے بعد ہم فوری طور پر عدلیہ کو بحال کریں گے۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> وہ کبھی بھی بحال نہیں ہونگے۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> ہم عدلیہ کو بحال کریں گے، عدلیہ کی بحالی کے بعد سترھویں ترمیم کا خاتمہ ہوگا اور اس کے بعد یہ جماعتوں کے سربراہ بیٹھ کر فیصلہ کریں گے کہ صدارت کا امیدوار ہمارا کون ہوگا؟ لیکن جناب سپیکر، مجھے افسوس ہے کہ ایک مشترکہ جدوجہد اور افہام و تفہیم نے اور آپس میں ہماری اس یکجہتی نے ایک بہت بڑے آمریت کے پہاڑ کو پاش پاش کیا، آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج اس قوت کو اس طرح یکطرفہ فیصلے کر کے، جو ہم نے اس جمہوری ادارے کو اتنا مضبوط کیا، کیا وجہ ہے کہ ہم نے اپنے ہاتوں سے جو تاج محل بنایا ہے، آج اس تاج محل کو ہم کیوں توڑ رہے ہیں؟ آج اگر ہم جناب سپیکر، مل بیٹھ کے اور ان وعدوں کو جو ہمارے ساتھ ہوئے، نواز شریف صاحب کے ساتھ ہوئے، زبانی وعدے بھی ہوئے اور قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر بھی وعدے ہوئے اور اس کے بعد یہ کہہ کر رد کیا جائے کہ معاہدہ کیا ہوتا ہے، یہ کوئی قرآن اور حدیث کے الفاظ نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس لیول پر بھی ہم وعدوں کے تقدس کو اگر قائم نہیں رکھ سکتے تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ نچھلی سطح پر جو لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں، جو سمجھتے ہیں، جو ہمارے کردار کو دیکھ کے تاثر قائم کرتے ہیں کہ ہم ان کے نمائندے ہیں، اگر یہاں سے اس طرح سے وعدوں کو توڑ

کر اور یکطرفہ طور پر چیزوں کو میجارٹی کی بنیاد پر بلڈوز کر کے اگر ہم آگے جائیں گے تو جناب سپیکر، میں Warn کرتا ہوں، خبر دار کرتا ہوں کہ یہ کہنا کہ آمریت ختم ہو چکی ہے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اب شروع ہوئی ہے-----

سید محمد صابر شاہ: آمریت ختم نہیں ہوئی، آمریت کا درخت ہم نے ضرور گرایا ہے لیکن آمریت کی جڑیں ابھی تک زمین کے اندر اپنی پوری توانائی کے ساتھ موجود ہیں-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ تناور درخت بنے گا زرداری کی شکل میں۔

سید محمد صابر شاہ: میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ملک کی خاطر، جمہوریت کی خاطر یہ وہ سوالات ہیں کہ جناب، بڑی ایمانداری کے ساتھ، بڑے خلوص کے ساتھ، بڑی نیک نیتی کے ساتھ ہم نے کہا کہ ہم اقتدار میں نہیں رہیں گے لیکن نواز شریف صاحب نے کہا کہ میں حکومت کو Destabilize نہیں کروں گا۔ آج بھی میں یہاں پہ کھڑے ہو کر کہتا ہوں کہ ہم اس حکومت کا حصہ رہیں یا نہ رہیں، ہمارا کوئی ذاتی سیاسی مفاد ہو یا نہ ہو مگر ہم ایک موقف پہ قائم ہیں کہ ہم موجودہ حکومت کو Destabilize نہیں کریں گے چاہے ہم جہاں بھی بیٹھے ہوں (تالیاں) لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آج جو فیصلہ آپ کرنے جا رہے ہیں، یہ ہماری بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیگا۔ آج جو فیصلہ اپ کرنے جا رہے ہیں یکطرفہ طور پہ، یہ ایسی دراڑیں پیدا کرنے کا سبب بنے گا کہ زیادہ عرصہ نہیں لگے گا کہ ایک دفعہ پھر آمریت آکر آپ پہ سوار ہو گی اور پھر جو آمریت ہے، اس کیلئے عوام بھی ہم پہ اعتماد نہیں کریں گے۔ اسلئے جناب سپیکر، میں بڑے عاجزانہ اور انتہائی خلوص نیت کے ساتھ یہ گزارش کرتا ہوں کہ Review کریں اپنے فیصلوں کو، آج کی قرارداد واپس لیں اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ، جناب ہوتی صاحب کی قیادت میں ایک جرگہ تشکیل کریں، اللہ کرے آصف زرداری صاحب ہمارے صدر ہوں لیکن اگر مشاورت اور وعدوں کی پاسداری، اس ملک میں اگر عدلیہ کی بحالی ہو جائے، عدلیہ کی بالادستی قائم ہو جائے، سترھویں ترمیم اور آمریت کا جنازہ نکل جائے اور ہمارا جو اتفاق اور اتحاد ہے، یہ بھی قائم رہے اور پھر ہم اس جمہوری عمل کو آگے بڑھائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جذباتی اور جلدی میں کیے گئے فیصلے کی بجائے، میں گزارش کروں گا کہ ہمیں ٹھنڈے دل کے ساتھ ایک جرگہ تشکیل دینا چاہیئے کہ خدا کیلئے یہ تباہی کا جو راستہ ہے، اس راستے پہ چلنا ترک کر دیں۔ آئیں مل کے بیٹھیں، نواز شریف صاحب بیٹھیں، آصف زرداری صاحب بیٹھیں Review کریں اپنے پرانے فیصلوں پہ، ان پہ عملدرآمد کریں اور جناب۔ اتنا بڑا پہاڑ ہمارے سامنے نہیں

ہے۔ عدلیہ بحال ہو گی، آپ کی فتح ہے، آصف علی زرداری اور پیپلز پارٹی کی فتح ہے، اسفندیار ولی خان کی فتح ہے، مولانا فضل الرحمان کی فتح ہے، نواز شریف کی فتح ہے، ہم آگے چلنا چاہتے ہیں بڑے خلوص کے ساتھ تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ پاکستان کی خاطر، پاکستان کی سالمیت بھی جمہوریت کی سالمیت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر! آج پاکستان کی حالت دیکھیں، جیسا کہ مولانا صاحب نے، معافی چاہتا ہوں آپ کی صورت میں مجھے مولانا فضل الرحمان نظر آتے ہیں۔ (تالیاں) جس طرح درانی صاحب نے کہا، آج ہمارے لوگ مر رہے ہیں، آج آٹھ لاکھ لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں، آج ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ کون کس کو مار رہا ہے؟ مارنے والے کو پتہ نہیں چلا کہ میں کس کو مار رہا ہوں، کیوں مار رہا ہوں؟ جو مر رہا ہے، اس کو پتہ نہیں چل رہا۔ یہ سب آمریت کے تحفے ہیں جو ہمیں ملے ہیں (تالیاں) اور اگر اب ایک دفعہ پھر آمریت ہم پہ مسلط ہوتی ہے تو خاکم بدہن جناب سپیکر، صرف آپ کے ملک کا جو استحکام ہے، یہ قائم نہیں رہ سکتا، ملک کا استحکام ضرورت ہے، صدارت کیلئے خدا کیلئے جو Proper راستہ ہے، اس راستے پہ چلیں۔ اس راستے سے ہو کے آئیں جو بھی مشترکہ ہمارا فیصلہ ہو۔ ہم نے کہا ہے اور آج میری اپنے قائد سے بات ہوئی کہ ہم صدارت کے امیدوار نہیں ہیں لیکن اگر مل بیٹھ کر ہم ایک فیصلہ کرتے ہیں اور اس ملک کے اندر جمہوریت کو استحکام ملتا ہے، اس ادارے کو استحکام ملتا ہے، آمریت سے ہمیں چھٹکارا ملتا ہے تو وہ کونسی چیز ہے جو ہمارے راستے کی رکاوٹ ہے؟ اسلئے جناب سپیکر، میں اپنی گزارشات کو مختصر کرتا ہوں اور بڑے افسوس کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس کے باوجود بھی یہ قرارداد پیش ہو گی تو پھر اس قرارداد میں اپنے بھائیوں کا، ساتھیوں کا ہم ساتھ نہیں دے سکیں گے۔ میں مشکور ہوں رحیم داد خان صاحب کا، کل میرے پاس تشریف لائے تھے، انہوں نے بھی بات کی تھی، میرے گھر میں آئے تھے تو یہ باتیں وہاں مجھے کرنی چاہیئے تھیں لیکن وہاں میں نے نہیں کیں۔ میں نے کہا کہ یہاں پہ آ کے میں یہ باتیں کرونگا۔ اسلئے میری گزارش ہے کہ آج اس قرارداد کو Pending رکھا جائے، ہماری قیادت کی نگرانی میں ہم جا کے بات کریں اور ہمارا اتحاد، ہماری Unity اگر قائم رہ سکتی ہے، اس کو بچایا جائے، اس کو بچانا پاکستان کو بچانے کے مترادف ہو گا اور اگر ایسا نہیں ہو گا تو پھر جب قرارداد آپ پیش کریں گے تو ہم اس کا حصہ نہیں ہوں گے۔ ہم یہی کر سکتے ہیں کہ ہم باہر چلے جائیں گے۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سکندر خان شیر پاو صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاو: جناب سپیکر زۀ هم په دے قرارداد باندے یو څو خبرے کول غواړمه۔ زما نه مخکښ اپوزیشن لیډر صاحب هم خبرے اوکړے او پیر صاحب هم خبرے اوکړے ، زمونږه هم د پارټئ دا موقف دے جناب سپیکر، چه یو ځل د الیکشن شیډول اناؤنس شوے دے او د هغے نه پس په دے اسمبلئ کښ دا قرارداد راوستل چه دے، دا داسے ده چه مونږه د هغه بیلټ کوم هغه Transparency ده، هغه مونږه خرابه وو لګیا یو۔ جناب سپیکر، مونږه ټول چه دے هاؤس ته رارسیدلے یو دلته کښ د عوامو د ترجمانی د پاره او په دے ملک کښ د جمهوریت د مستحکم کولو د پاره راغلی یو چه مونږه پخپله داسے کارونه شروع کړو، داسے طریقے سره دغه شروع کړو چه جمهوریت پخپله مونږه یو سائډ ته کول شروع کړو نو جناب سپیکر، بیا به مونږه د نور چا نه څه دا طمع لرو چه هغوی به د جمهوریت طرف ته ګوری او په جمهوریت باندے به یقین ساتی؟ جناب سپیکر، تاسو پخپله په دے باندے سوچ اوکړئ چه په آئین کښ کوم د الیکشن طریقه کار لیکلے شوے دے، په هغے کښ دا ده چه د صوبائی اسمبلئ او د نیشنل اسمبلئ او د سینیټ ممبران به بغیر د څه دغه نه د سیکرټ بیلټ په ذریعه باندے به دا ووټ خپل استعمالوی او د خپل ضمیر مطابق به فیصله کوی خو جناب سپیکر، چه نن مونږه دلته کښ دا قرارداد راولو په داسے وخت کښ چه شیډول اناؤنس شوے دے، په 26 تاریخ باندے کاغذونه داخلول دی، په 6 تاریخ باندے به د هغے د پاره ووټنګ کیږی، نو دا یوه مناسب خبره نه ده ځکه چه دے وخت سره مونږه دا یو قرارداد په دے اسمبلئ باندے بلډوز کوو لګیا یو۔ مونږه د دے ځائے د ممبرانو نه هغه حق اخلو لګیا یو چه هغوی د خپل ضمیر مطابق هغه د سیکرټ بیلټ تقدس، د بیلټ هغه تقدس مطابق چه هغه خپل ووټ استعمال کړی۔ جناب سپیکر، دے سره سره ټهیک ده د پاکستان پیپلز پارټئ به زرداری صاحب امیدوار وی خو هغه د نورو پارټو امیدوار هغه شانتے نه دے نو بیا داسے یو قرارداد دے وخت سره راوستل زما په خیال مناسب خبره نه ده جناب سپیکر۔ زما هم د پیر صاحب والا خبرے سره اتفاق دے چه پکار دا ده چه دا کومے پارټئ چه دلته کښ هغوی ته اکثریت ملاؤ شوے دے چه هغوی پخپله په دے خبره باندے سوچ اوکړی چه یره دے وخت سره د دے قرارداد ضرورت نه

شته دے خو که دوئ دا قرارداد راولی نو بیا جناب سپیکر، زمونږه پارټی به د دے حصه نه جوړیږی، مونږ به د دے کاروائی حصه نه جوړیږو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں، قلندر خان لودھی صاحب-----

(قطع کلامیاں، شور)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر------

(شور)

جناب سپیکر: آپ ان سے بہت کچھ بول چکی ہیں۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، پارلیمانی پارٹی کا ایک حق ہوتا ہے کہ جو بھی اس پارٹی سے بولنا چاہے، ایک بندہ جو ہے، وہ بولتا ہے اور اس میں چونکہ قلندر خان لودھی------

جناب سپیکر: مختصر بولیں جی، آپ پہلے بہت بول چکی ہیں۔ دو تین باتیں بولیں، بس اس سے زیادہ نہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، دو تین باتیں! سر، میں اپنی پارٹی کو Represent کر رہی ہوں، دو تین باتوں کا کیا مطلب ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس وقت تھوڑا خاموش رہتیں تو ایک گھنٹہ بولتیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا چلیں جی، ابھی آپ مجھے دس پندرہ منٹ تو بولنے دیں جی۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اے۔این۔پی کے حضرات صاحبان اور چونکہ بہت جلد جب زرداری صاحب اپنے وعدوں سے پھر سکتے ہیں تو امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو بھی ابھی یہ سوچ لینا چاہیئے کہ کل جب ایک مہینہ گزرے گا تو ان کی جگہ کوئی اور ہو گا کیونکہ وعدے توڑنا ان کیلئے کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے جناب سپیکر صاحب اور یہ گورنمنٹ اے۔این۔پی کی جو ہے تو یہ زیادہ دیر تک آپ کے ساتھ نہیں رہے گی اور زرداری صاحب ان کو چلتا کر دیں گے اور اسی طرح پنجاب میں بھی نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ کو چلتا کریں گے کیونکہ

اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے پتھر کے صنم
آج بت خانے میں بھگوان بنے بیٹھے ہیں
اور جن ہی پتھروں کو ہم نے عطا کی تھی دھڑکنیں
ان کو زبان ملی تو ہم ہی پہ برس پڑے

کیونکہ زرداری صاحب نے ان کو این۔آر۔او کا تحفہ دیا۔آتے ہی انہوں نے جنرل صاحب کو، صدر صاحب کو جو Elected President تھے، فارغ کر دیا۔ یہ ان کا خاصہ ہے۔انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا وفاداری کی ہے کہ وہ اس قوم کے ساتھ وفاداری کریں گے؟ وہ کھل کے سامنے نہیں آیا، انہوں نے تو قوم کو اندھیروں میں رکھا ہے جناب سپیکر صاحب اور جب یہاں پہ الیکشن شیڈول اناؤنس ہو چکا ہے، تو یہاں پہ یہ بات کر کے آپ اسمبلی کو Pressurize کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی، آپ بیٹھ جائیں۔ میں رولنگ دیتا ہوں کہ پرسنل بات آپ نہیں کریں گی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ سب باتیں پرسنل ہوتی رہی ہیں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: No personal, no, no personal…..

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب عالی، یہاں پہ پرسنل باتیں ہوتی رہی ہیں۔ جب پریذیڈنٹ مشرف تھے تو یہاں پہ ان کے خلاف پرسنل باتیں ہوتی تھیں۔ یہاں پہ جب ہماری گورنمنٹ تھی، ہمارے خلاف پرسنل باتیں ہوتی رہیں، یہ جمہوریت کا حصہ ہے اور جناب سپیکر صاحب، جبکہ الیکشن شیڈول اناؤنس ہو چکا ہے۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اسرار خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> میں سر، آپکا شکر گزار ہوں۔ اس معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا لیکن سر، یہاں پہ چند ایسی باتیں ہوئی ہیں جو کہ ایک تاریخی حثیت رکھتی ہیں اور اگر ہم اپنا مطمع نظر بیان نہ کریں تو میرے خیال میں وہ بھی اس اسمبلی کے ریکارڈ کی درستگی سے وفا نہیں ہو گی۔ جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ آج اگر بعض ہمارے معزز ممبران اسمبلی ناخن کٹوا کر شہیدوں میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ جن کے پاس پانچ سال اقتدار تھا، جن کے ٹائم سے آپریشن شروع ہوئے اور جس وقت یہ چیز وزیرستان میں تھی اور اس اسمبلی کے در و دیوار گواہ ہیں کہ اس وقت بارہا میں نے یہ کوشش کی کہ اس چیز کو اسمبلی میں لایا جائے لیکن کبھی سپیکر صاحب ہمیں اجازت نہیں دیتے تھے کہ یہ وفاق کا معاملہ ہے اور کبھی وہاں پہ قرارداد ہی Move نہیں ہو پاتی تھی۔ آج دو چیزوں کو لنک کرنا، باجوڑ سے ہمدردی کرنا، اگر اس پہ جس وقت ڈبیٹ تھی اور ہمارے اپوزیشن لیڈر اس وقت بیٹھے ہوتے تو وہ زیادہ بہتر ہوتا بجائے اس کے کہ آج وہ جیٹ جہازوں کا حوالہ دیکر، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جو ہو رہا ہے، وہ ٹھیک ہو رہا ہے، میں فلور آف دی ہاؤس یہ کہہ رہا ہوں لیکن آج میں کہتا ہوں کہ ناخن کٹوا کر شہیدوں

میں شامل ہونا، یہ بھی ٹھیک نہیں ہے (تالیاں) کیونکہ آج بھی ہم یہ دیکھ رہے ہیں، آج بھی سٹیٹمنٹ آئی ہے کہ ایم۔ایم۔اے کو دو وزارتیں مرکز میں ملیں گی۔ ہو سکتا ہے کہ 28 تاریخ کو جب مجلس عاملہ بیٹھے تو کچھ ایسے نام ہوں جن پہ ابھی تک اتفاق نہ ہوا ہو اور جب 28 کی مجلس عاملہ بیٹھے گی اور اس وقت وہ جو وزارتیں ہیں، وہ ان کو ملنے کے چانسز ہو جائیں اور کل کو شاید اسی زرداری صاحب کو وہ دوبارہ ووٹ بھی ڈالیں۔ جہاں تک ہمارے پیر صاحب محترم نے بات کی معاہدات کی اور قرآن پاک کی، میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن یہ کہونگا کہ 20 نومبر 1993 کو آزاد اراکین کے ساتھ بھی قرآن پاک پہ معاہدہ ہوا تھا اور جس کے تنولی صاحب گواہ ہیں اور اس معاہدے کا کیا انجام ہوا تھا؟ اگر بات ہے حلف کی، اگر بات ہے اس کی پاسداری کی تو وہ بھی سر، اس اسمبلی کے ریکارڈ کا ایک حصہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں سر، جہاں تک قرارداد کی بات ہے کہ یہ اس اسمبلی میں پیش نہیں ہو سکتی، یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ Technicalities ہیں، اس میں ایسی بھی قراردادیں آئی ہیں سر، کہ جس میں ہم نے وردی کے Against ووٹ ڈالے تھے، کسی نے وردی کے حق میں ووٹ دیئے تھی، وہ بھی ہمارا کوئی پرائمری فنکشن نہیں تھا، ایک ہیڈ آف دی سٹیٹ کو ہماری ایک Recommendation تھی۔ ایسی بھی سر، قراردادیں آئی ہیں کہ جن کو سنتے سنتے سارے ایف۔سی۔آر کی اس میں ترامیم شامل تھیں اور جن میں چودہ نکات تھے نہیں تو اگر آپ دیکھیں قرارداد ایک Single, specific ہوتا ہے، وہ بھی اس اسمبلی کے ریکارڈ کا ایک حصہ ہے۔ چونکہ ہم پچھلی اسمبلی کے گواہ ہیں تو اسی وجہ سے ریکارڈ کی درستگی کیلئے یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ووٹ دینا، نہ دینا، یہ ہر کسی کا اپنا کام ہے اور جہاں تک ان Technicalities میں پڑ کر اس اسمبلی کی کارروائی یا ہمارے پریس کے بھائیوں کو یہ تاثر دینا ہے کہ ایک اصولی موقف ہے، میں کسی پارٹی پہ تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر پارٹی کا یہ موقف ہے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا اور میں اس ہاؤس میں بیٹھا ہوں۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Now the motion before the House…..

(شور)

جناب سپیکر: آپ نے اس کو ٹائم دیا تھا۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر، ما پہ دے باندے سپیچ نہ دے کڑے۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنا ٹائم اس کو دے دیا۔ عتیق الرحمان صاحب، دو باتیں---۔

جناب عتیق الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، نن د قرارداد په حوالے سره هر یو سړے خپل اظهار خیال کوی۔ چا پکښ د حالاتو حواله ورکړه چه نن په وزیرستان، باجوړ کښ بمباری شروع ده۔ جناب سپیکر صاحب، چه کله د دوئ خپل حکومتونه وو، هغه په مونږ باندے په هنګو کښ بمباریٔ کیدے، دوئ یے تپوس نه دے کړے، اوس د دوئ باجوړ رایاد شو؟ (تالیاں) اوس دوئ ته فکر شو چه په باجوړ کښ بمباری کیږی، په وزیر ستان کښ بمباری کیږی؟ دوئ نه خو جماعت اسلامی والا هم لږ ډیر څه نه څه ښه وو چه Resign ئیے ورکړو سینیئر منسټر صاحب خو دوئ هم هغه شانتے ناست وو په وزارت کښ او حکومتونه یے کول۔ جناب سپیکر صاحب، هغه وخت د دوئ رایاد کړی چه کله هم دغه پارټیانے وے، دوئ ورسره په قومی اسمبلیٔ کښ سترهویں ترمیم نه منلو۔ چا ورسره جی منلے دے، تاسو ته علم دے جناب سپیکر صاحب، هم دغه ایم۔ایم۔اے چه هلته کښ یے صدر صاحب ته Protectionورکړو، غیر قانونی، غیر آئینی طریقے سره یے هغه کیښنولو او په وردیٔ کښ منتخب کړو (تالیاں) بیا روستو دوئ معافیانے غوښتے چه مونږه د قوم نه معافی غواړو چه زمونږ سره هغه وعده ماته کړه۔ جناب سپیکر صاحب، نن دلته کښ خلق راپاسی او وائی چه دا غیر آئینی کار دے۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ د دوئ نه دا تپوس کول غواړم چه هغه ټائم کښ دوئ چرته وو چه هاؤس ته به هم رانغوتل نو وئیل به یے چه مونږه د وردیٔ سره راننوځو (تالیاں) پریذیډنټ ته یے وردی اچولے وه او بار بار به یے دا آواز کولو دے جمهوری پارټیانو چه دا نن د جمهوریت آوازونه وهی، وئیل یے چه مونږه یو ځل نه، لس ځله دا پریذیډنټ مشرف په وردیٔ کښ صدر تسلیموؤ او صدر یے جوړوؤ۔ نور به زهٔ د دوئ په باره کښ څه وایم جناب سپیکر صاحب، د دوئ ډیر ځل هر څه هیر شی، کله چه خوند اخلی نو بیا وائی چه پینځه واړه مو غوړو کښ دی او چه کله بیا نه وی نو بیا چغے وهی (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زهٔ پیپلز پارټیٔ او اے۔این۔پی ته مبارکباد پیش کوم چه دوئ په متفقه طور باندے دا قرارداد راوړو۔دا هغه پارټیانے دی چه پینځه کاله اوجنګیدے ،اپوزیشن یے تیر کړو، د پریذیډنټ مخالفت یے اوکړو، په دے باجوړ،

په دے وزیرستان د دے حملو د هغه ټائم نه اونیسه تر ننه پورے دوئ مذمت کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب، نن خلقو ته وعدے را په یاد شوے څنګه چه اسرار خان اووئیل چه هغه ټائم چرته وو، زمونږه مشران د دوئ سره وو چه قرآن پاک باندے یے ورسره وعدے کړے وے او چه کله ټائم راغلو بیا یے اخوا کړو نو دوئ ته هم پکار ده چه د خپلو وعدو مطابق او خپل قرآن پاک باندے چه کوم حلفونه اغستی وو، په هغے باندے هم سوچ اوکړی۔ نن دا وخت د یو کیدلو دے، نن دا ایشوز به شاته غورزوو چه پریذیډنټ، پریذیډنټ چه هر څوک وی، ډیرے اهمے اهمے مسئلے زمونږه صوبے ته پرتے دی، په هغے کښې د ټولو نه اهم مسئله زما په نظر کښې لا اینډ آرډر دے چه تر څو پورے دا لا اینډ آرډر نه وی ټهیک شوے، زمونږه صوبه ترقی نه شی کولے۔ زۀ ستاسو سپیکر صاحب، ډیره شکریه ادا کوم۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر:</u> وجیہہ الزمان صاحب۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ اگر اس سائڈ کے جو بھائی ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں، اگر میری بہن سے کوئی ایسے الفاظ استعمال ہوگئے ہوں جن سے ان کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں لیکن بات پارلیمانی انداز میں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> نہیں نہیں، میں بات کر رہا ہوں، ایک منٹ، ایک گزارش ہے۔۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، ایک منٹ جی، ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی وجیہہ الزمان خان، جلدی سے بولیں۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> میری بہنیں اگر اجازت دیں، میری بہنیں اگر اجازت دیں۔ جناب سپیکر، اس دفعہ ہماری اس اسمبلی کا افتتاح ہوا، بڑا مثالی افتتاح ہوا جس میں الحمد للہ آپ بھی Unopposed آئے، ڈپٹی سپیکر بھی Unopposed آئے، سی۔ ایم صاحب بھی Unopposed آئے، ایک بڑا خوشگوار ماحول

تھااور ہماری خواہش تھی کہ ہم اسی انداز میں اسی Hormony کے ساتھ اس نظام کو چلائیں اور جو بھی فیصلے ہوں، اسی ہم آہنگی کے ساتھ ایک دوسرے کو مشاورت میں شریک کرکے کئے جائیں لیکن بد قسمتی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس دفعہ وہ بات نہیں ہوئی جس کی وجہ سے یہ شور شرابہ اٹھ رہا ہے، جس پہ مجھے افسوس بھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں گزارش کروں گا کہ اس سے پہلے ابھی بات کی میرے بھائی نے کہ جی اس سے پہلے مشرف کو بھی ووٹ دیا ہے، سب کچھ کیا تو میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں A worng does not justify a worng. اگر وہ غلط تھا تو پھر آپ صحیح کر لیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ صحیح تھا لیکن اگر ایک تبدیلی لانا چاہتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ جی بہت برا تھا، ایک منٹ کیلئے مان لیتے ہیں بہت برا تھا لیکن پھر آگے فیصلہ ایسا کریں جو سب کا Joint ہو۔ جو ایک فضا چلی ہے سب کو اعتماد میں لے کے سب کو Unoppose elect کرنے کی تو صدر کے Candidature میں بھی ہمیں مشاورت میں لیا جاتا اور ایسا آگے Candidate لایا جاتا جس پہ سب کا اتفاق ہوتا اور اسے Unanimous طریقے سے جس طرح آپ لوگوں کا انتخاب ہوا ہے، وہ انتخاب ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری اس اسمبلی کی روایت بڑی احسن طریقے سے برقرار رہتی۔ تو انہی گزارشات کے ساتھ میں آخر میں اپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Now……

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): ډیر ښه روایات پاتے شوی دی او ډیر په ښه طریقے باندے د دے مخکښ تیر شوی کوم دغه دی، مونږه هغه روایات او کوم ښه خوشگوار ماحول سره وخت تیر کړے دے، تیرول غواړو۔ زما په خیال د مزید بحث په ځائے تاسو رائے واخلئ په دے دغه باندے نو دا به ښه وی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are aginst it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ hove it. The Resolution is adopted by majority.

(شور)

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، دا زما د Dicesion نه مخکښې پکار وه چه پوائنټ آوټ شوے وے۔ عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جہاں تک Legal اور Technical بات ہے، جب آپ نے اس کو Put کیا ووٹ کیلئے Opinion لئے تو آپ نے Decision دے دیا کہ It is adopted by majority. تو یہ تو Decision آپ کا آ چکا ہے By majority لیکن یہاں پہ یہ چیلنج ہوا کہ کاونٹ کر لیں تو رولز میں پھر یہ ہے، Then the Chair has to count, who are in favour and who are aginst لیکن وہاں پر Decision by majority has already been taken-----

جناب سپیکر: لیکن عبدالاکبر خان، جب ایک دفعہ Decision آ چکا------

جناب عبدالاکبر خان: یہ بھی ٹھیک ہے۔ اجلاس تو جاری ہے لیکن It will not affect جناب سپیکر-------

(شور)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up in front of their seats. Secretary Sahib! count it.

(شور)

Mr. Speaker: No disturbance please, no disturbance….

(شور)

جناب سپیکر: کاؤنٹنگ ہو رہی ہے، No disturbance, کاونٹنگ ہو رہی ہے۔ Sit down please. Now those who are against it may stand up. Count it.

Mr. Speaker: In favour, in favour votes are 75 and against votes are only four.

(شور)

جناب سپیکر: 'Questions Hour'، دا پینډنګ کوؤ۔ Questions' Hour is kept pending till next sitting . دے پسے څه دی؟ آئٹم نمبر 7-

Madam Shazia Tehmas Khan: Point of order, Sir.
Dr. Faiza Bibi Rasheed: Point of order, Sir.

Madam Noor Sehr: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: ایک بولے نا، پوائنٹ آف آرڈر تو ایک اٹھاتا ہے، آپ تین اٹھی ہیں۔ آپ دو بیٹھ جائیں، ایک کھڑی ہو جائے تو آپ کو ٹائم دونگا۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: شازیہ بولتی ہے، سر۔

محترمہ شازیہ طہماس: یہ میرا مائیک آن کریں، سر۔

جناب سپیکر: شازیہ کا مائیک آن کریں۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: سر، میرا آن ہو گیا ہے، میں بولتی ہوں۔

محترمہ شازیہ طہماش: میری اتنی سی گزارش ہے اس معزز ایوان سے کہ ابھی تک یہ ایوان باقاعدہ ایک Code of Conduct کے تحت چلا آ رہا ہے، ابھی تک بہت اچھی کارروائی ہوئی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر کسی کے لیڈر کو گالی دی جائے گی تو آگے سے چار پانچ چھ سات گالیاں سنے گا۔ جو اس سے پہلے ایک رکن صاحبہ نے، ایک چھیتی صاحبہ نے ہمارے لیڈر کے خلاف جو الفاظ استعمال کئے ہیں، میری گزارش ہے کہ وہ اس کارروائی سے حذف کئے جائیں اور اگر اس کے الفاظ حذف نہیں ہوں گے تو جو ہم نے جواب میں کہا ہے، وہ بھی اس کارروائی میں شامل کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں ریکوسٹ کروں گا کہ جس طرح میری بہن نے کہا وہ تمام الفاظ جو غیر پالیمنٹری ہیں، خواہ وہ کسی طرف سے بھی بولے گئے ہوں، سب کو Expunge کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سارے حذف کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 32 in the House. Malik Badshah Saleh.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب تیمور خان: یہ سر، ایک جوائنٹ مسئلہ ہے اور اگر میں پیش کر سکوں اس کی جگہ پہ کیونکہ ہمارا ایک ہی مسئلہ ہے، سر۔

جناب سپیکر: یہ آپ نہیں بول سکتے ہیں، یہ اس کا مسئلہ ہے۔ یہ اس پہ آیا ہے۔ Mr. Sikandar Irfan, MPA, to please move his Call Attention Notice No 38.

جناب سکندر عرفان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صوابی جہانگیرہ۔ روڈ دو رویہ ڈیزائن ہوا تھا، اس کے ٹینڈر بھی ہوئے تھے، نیز ضلع صوابی کے اراکین اسمبلی کو ایف۔ اتچ۔ اے کی جانب سے بریفنگ کے دوران بھی یہ بتایا گیا تھا کہ مذکورہ روڈ دو رویہ تعمیر کیا جائے گا جبکہ تقریباً دو ہفتے پہلے پتہ چلا ہے کہ مذکورہ روڈ کو ایک رویہ کر دیا گیا جو کہ ضلع صوابی کے عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، لہذا اس اہم قومی مسئلے کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ تحقیقات ہوں اور عوام کی حق تلفی نہ ہو سکے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: منسٹر لوکل گورنمنٹ، بشیر بلور خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): On behalf of concerned Minister, سپیکر صاحب، دوئ دا خبره اوکړه چه دا روډ نو دا چونتیس کلومیټر روډ دے، انشاء الله دوئ وائی چه دو رویه نو دا مونږ ډیزائن د پاره ورکړے دے او دا انټرنیشنل یو کمپنی ده، هغه کوی او انشاء الله دا به دو رویه وی، دا به ایک رویه نه جوړیږی، زهٔ هغوی ته تسلی ورکوم په فلور آف دی هاؤس۔

Mr. Speaker: Not pressed. Ji Sikandar Sahib.

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، زمونږ د خبرے ما له چا څه جواب رانکړو۔ کوم کال اټنشن چه مونږ، کوم د صوابی جهانګیری روډ باندے-----

جناب سپیکر: دا صوابی-----

جناب سکندر عرفان: صوابی جهانګیره روډ دے جی، نه نه اوس نه جی، اوس چه کوم کنټریکټ ټهیکیدار ته ملاؤ دے، د هغوی د وینا مطابق دوه هفتے مخکښ هغوی ته وینا شوے ده، بریفنګ دوران کښ مونږ ته وئیلے شوی وو چه دا د ایک ارب تهتر کروړ روپو پراجیکټ دے۔ اوس چه کوم کنټریکټ ورکړے شوے دے ټهیکیدار ته، هغه د ایک ارب تهتر کروړ نه، ایک ارب چوبیس کروړ ته راغے سپیکر صاحب، دا د Low bid په وجه، دیکښ تیس کروړ روپئ Savings هم شوے دے۔ پکار خو دا ده چه دیکښ کومه ایریا د ډبل روډ نه پاتے شوے وه چه هغه هم ورسره شوے وے۔ هغه تیس کروړ Savings باوجود چه اوس هغوی له کوم Instructions راغلی دی ټهیکیدار انو ته، د هغے مطابق دا سنګل روډ دے۔ نو مونږ وایو چه یوه نیمه میاشت مخکښ بریفنګ دوران کښ دا ډبل وو، اوس

دا په دے دوه هفتو کښې دا سے څه چل اوشو چه یره دا سنګل شو؟ مونږ وایو چه د دے مونږ ته Explanation اوشی۔

<u>وزیر بلدیات:</u> زهٔ معزز ممبر صاحب ته وایم چه دے باندے به کیبنٹو، خبره به اوکړو چه دے څنګه وائی، هغه شانتے انشاء الله به کوؤ۔ ما ته چه کوم دا ملاؤ شوے دے، هغے کښې دا لیکلی دی چه د دے سړک لمبائی چه ده، دا چونتیس کلومیټر ده، درے حصو کښې د دے هغه دے اوکل تخمینه چه ده، سوله سواټهاره ملین روپئ دی، ډیرے زیاتے پیسے، سوله سو اټهاره ملین په دے سړک باندے لګی نو انشاء الله کیبنٹو، خبره به اوکړو چه دوئ څنګه فیصله اوکړه، هغه شانتے به انشاء الله کوؤ۔ تاسو سره به زهٔ کیبنٹم او چه څنګه تاسو وایئی، هغه شانتے به کوؤ۔ ټهیک شوه؟

<u>Mr. Speaker:</u> Not pressed. Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 42 in the House. Dr. Zakirullah Khan, please.

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ "میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ روزنامہ 'آج' مورخہ 26 دسمبر 2007 کو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سکول اینڈ لیٹریسی مالاکنڈ اینڈ چکدرہ نے مختلف پوسٹوں کیلئے اشتہار دیا تھا اور نگران حکومت کے دور ہی میں ٹیسٹ / انٹرویو کروادیئے گئے تھے اور بعد میں کنٹریکٹ پر من پسند لوگوں کو بھرتی کروایا گیا تھا چونکہ اس دوران بھرتی حکومت کی واضح پالیسی کی خلاف ورزی ہے، لہذا بھرتی کو کینسل کرواکر نئی بھرتی کروانے کے احکامات جاری کروائے جائیں"۔ جناب سپیکر صاحب، د نګران دغه خو هم دا وو چه زهٔ تفصیل نه شم، منسټر صاحب به دغه راکړی چه هغه به Look-after کوی او دا یوه واضحه پالیسی دوئ Adopt کړے ده چه یره نګران دور کښې ډیرے بهرتئ غیر قانونی شوے دی نو هغه ختمے کړئ او هغه چتهی زما سره ده، په ریکارډ باندے پرته ده جی، منسټر صاحب ته درخواست کوم چه یره هغه انټرویو/ټیسټ کوم چه د هغه شوی دی، ختم کړی او آئنده د پاره د بنه باقاعده په صحیح طریقه کار باندے هغه نوی بهرتئ اوکړی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Education to please reply. Minister for Education.

جناب سردار حسین(وزیر تعلیم): مهربانی، سپیکر صاحب۔ بالکل آنریبل ممبر صاحب چه دا کومه نشاندهی کړے ده، زۀ دا خبره کوم جی صرف چه په دغه بورډ کښې نه بلکه په تیر وختونو کښې اکثر ځایونو کښې هم دغسے شوی دی چه ډیر د بدقسمتی نه په هغه انداز کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پورا پڑھ لیں، آپ نے پڑھا نہیں ہے شاید میرے خیال میں۔۔۔۔

وزیر تعلیم: ہاں بالکل، ما جی، میں نے پڑھا ہے، سر۔

جناب سپیکر: پورا پڑھ لیں کہ وہ کیا چاہ رہا ہے؟

وزیر تعلیم: دیکښې داسے شوی دی جی چه په تیرو وختونو کښې هغوی ورله یو داسے Criteria جوړه کړے وه چه هغه میرټ هم Surpass کړے دے او چه کوم د Appointment هغه طریقه کار وو، هغه ئے Surpass کړے دے۔ په دے باندے خو ما اکثر ایم پی اے ګانو صاحبانو ملګرو ته دا Assurance هسے Verbally هم ورکړے وو او اوس هم زۀ د اسمبلی فلور باندے دوئ ته دا خبره کوم چه په هغے کښې مونږه یو کمیټی هم جوړه کړے ده او د هغے نه علاوه اکثر هلته چه څومره Employees وی او هغوی پخپله هم کورټ ته تلی دی، دا مسئله چه ده، دا اوس هم کورټ کښې پینډنګ ده، د کورټ Decision ته انتظار دے چه څنګه راشی، مونږ به اوس چه کومه خپله Criteria د Recruitment ده، انشاء الله د هغے Recruitment criteria د لاندے به مونږ بیا Advertisement کوؤ او چه څومره پوسټونه په دغه بورډ کښې نشاندهی هم دوئ کړے ده، چه څومره خالی دی نو انشاء الله د هغے Criteria د لاندے به هغه Recruitment کیږی که خیر وی۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زۀ د هغه بهرتیانو خبره نه کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکراللہ کا مائیک آن کریں جی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: د هغه بهرتیانو خبره جی نه کومه چه په کوم باندے کلاس فور یا جونیئر کلرکان لاړل سینئر کلرکئ ته، پروموشن غواړی یا د سپریم کورټ هغه کیسونه، خو بهرحال په هغے کښې څه داسے دی جی چه هغه په کنټریکټ باندے

بھرتی شوی دی او دوه درے میاشتے کار په هغے باندے اوکړو، په دے نګران دور کښں بھرتی شوی وو۔ چونکه د حکومت واضحه پالسی ده چه په کنټریکټ په نګران دور کښں کومے بھرتئ غیر قانونی شوے دی، هغه تاسو کینسل کړے او چټهئ هم د دے کابینے د میټنګ زما سره دلته پرته ده، نو زهٔ په دے وجه باندے دوئ ته دا درخواست کومه چه هغه کومه بھرتی غیر قانونی شوے ده، هغه هسے هم په کنټریکټ وه، نو هغه د ختمه کړی او په هغه ځایونو د هم لکه د قانون مطابق او د طریقے مطابق نوے بھرتئ پکښں اوکړی جی۔ هغه کورټ والا شے نه چھیړم جی، کوم چه کورټ کښں دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹرایجوکیشن،پلیز۔

<u>وزیر تعلیم:</u> جناب سپیکر صاحب، د کنټریکټ چه په بورډ کښں کومه بھرتی ده، هغے ته هم مونږ غیر قانونی نه شو وئیلے ځکه چه د شپږو میاشتو د پاره په وجه د دے چه بعضے وخت کښں پوسټونه خالی پاتے شی، هغه سسټم روان ساتل وی نو بهرحال چه د هغوی هغه کنټریکټ که ختم وی، چه زهٔ ئے اوګورمه نو بالکل کنټریکټ چه د هغوی ختم شی، هغوی نور په هغے باندے کار نه شی کولے۔ بالکل هغه مونږه Re-advertise کوؤ او انشاء الله چه څومره Categories دی، مونږ به Permanent هغے باندے Recruitment اوکړو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Not pressed. Ms. Uzma Khan, MPA, to please move her Call Attention Notice No. 47 in the House. Ms. Uzma Khah, please. Absent, it lapses.

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> چند معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن کے اسمائے گرامی ہیں ارباب محمد ایوب جان صاحب، ایگریکلچر منسٹر، 25-8-2008تا26-8-2008 اور محترمہ جسیم صاحبہ، آج کیلئے تو

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted. Item No. 8 and 9. The honourable Minister for Local Government, NWFP, on behalf of honourable Chief Minister, NWFP., to please move that the North-West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment)

Bill, 2008, may be taken into consideration at once. Minister, please.

مسودہ قانون

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب، میں The North West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment) Bill, 2008 کو فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment) Bill, 2008, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Aye'.

جناب عبدالاکبر خان: یو Amendment پیش کوم۔

جناب سپیکر: اس میں نہیں ہے۔ابھی Consideration کی اجازت دی جائے تو پھر اس میں آپ کا آئے گا۔ Now those who are against it may say 'No.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration stage, Clause 1 of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes; have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please .

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that Clause 2 of the Bill may be deleted.

اگر آپ Allow کرتے ہیں جناب سپیکر، تو میں دو تین منٹ اس پر بول لوں کہ میں نے Amendment کیوں موو کیا ہے؟

جناب سپیکر: ہاں ہاں،آپ کو اجازت ہے جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، چونکہ اس بل کے آرڈیننس کے بعد اب میرے ساتھ کوئی راستہ نہیں تھا تو Naturally اور ایک سیکشن میں Amendment تھی تو میں اس کی Deletion کیلئے یہ Amendment لایا ہوں۔ جناب سپیکر، جس طرح آپ نے First section کو ابھی ہاؤس میں Put کیا اور ووٹ کیلئے میں نے Oppose کیا، آپ ذرا اس کے Words کو دیکھیں "This Act may be called the North West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment) Act, 2008". اس کی جب دوسری سیکشن کو دیکھیں، "It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect"--

<u>جناب سپیکر</u>: آپ-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: Section 1 کے Clause (2) کو دیکھیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Section 1?
<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Clause (2).
<u>Mr. Speaker</u>: Clause (2).
<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> "It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from 11th June, 2002".

اب جناب سپیکر، اس بل کی رو سے یہ گزشتہ چھ سال میں جو کچھ ہوا------

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر د وئ چه کومه خبره کوی----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب میں بول رہا ہوں کہ میں کیوں لایا ہوں نا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ اس کے ریفرنس میں خالی بول رہا ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: میں ریفرنس دے رہا ہوں نا۔ میں ریفرنس دے رہا ہوں کہ میں کیوں Amendment لایا ہوں؟ اب جناب سپیکر، چھ سال میں جتنے لوگوں کو ایم پی او کے تحت پابند کیا گیا ہے، ان سب کے ایکشن کی آج ہم سے، اس ہاؤس سے Validation لی جا رہی ہے۔ چھ سال پہلے یہ چیز نہیں تھی۔ آپ اگر Original text کو دیکھیں، یہ جناب سپیکر، Original text جو انہوں نے ساتھ لگایا ہے، "Delegation of powers to Deputy Commissioner. Government may, by order in writing, direct that the powers under sub-section (1) of Section 3 shall subject to such restrictions as may be specified, be exercisable by any District Magistrate within his jurisdiction", چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ 2002ء میں ختم ہو گئے، اسلئے 2002ء کے بعد ایم پی او کے تحت جن لوگوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، ان کو غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے گرفتار کر کے جیلوں

میں بند کر دیا گیا اور آج اس ہاؤس سے یہ Validation لی جا رہی ہے کہ گزشتہ چھ سالوں میں ہم نے جن لوگوں پر ظلم کیا ہے، ان کو آج معاف کر دیں، Validate کر دیں۔ دوسرا جناب سپیکر، میرا جو اس پر Objection ہے، وہ جو سیکشن 26 ہے، 'Delegation of powers to servant of Government'، اب جناب سپیکر، ایم پی او جو Maintenance of Public Order ہے، یہ 1960 میں ایک مارشل لائی حکومت میں یہ آیا تھا اور اسلئے آیا تھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک مہینے تک اور پھر ہوم سیکرٹری دو مہینے تک لوگوں کو ایم پی او کے تحت پابند یا جیل میں ڈال سکتے تھے۔ اب جناب سپیکر، جب جوڈیشری کی Independence آئی، جب 1973 کا Constitution آیا کہ Judiciary independent ہو گی اور پھر خاصکر سجاد علی شاہ کے وقت میں جب یہ Declare ہو گا کہ کوئی Judicial powers ایگزیکٹیو کے ساتھ نہیں ہوں گے، جس طرح اب نہیں ہیں تو اسلئے آپ ایک آدمی کو تین مہینے اور چار مہینے کیلئے بغیر یعنی ایک جوڈیشل پاور ہے جو آپ Exercise کریں گے ایک گورنمنٹ سرونٹ کے ذریعے، یہ ایک ایسا اختیار ہے کہ جوڈیشری کا اختیار ہے، اب اگر پہلے ہوتا تھا تو ہوتا تھا لیکن جناب سپیکر، ایک تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ حکومت کیوں ایک چیز کو اس طرح لے رہی ہے اور پھر اگر آپ جوڈیشری کی جو پاور ہے، اب اگر آپ پھر ایگزیکٹیو کو دینا چاہتے ہیں تو یہ تو آپ Clear cut وہ Tussle لے رہے ہیں جوڈیشری کے ساتھ یعنی انسٹی ٹیوشنز کا، ایگزیکٹیو اور جوڈیشری کے درمیان ایک Tussle آئے گی۔ کل ہائیکورٹ میں کوئی جائے گا اور یہ چیلنج کرے گا کہ ہمارے ایکٹ کو چیلنج کرے گا کہ یہ Independence of Judiciary کے Against ہے۔ کیسے ایک گورنمنٹ سرونٹ کسی کو تین مہینے کیلئے، چھ مہینے کیلئے جیل میں رکھ سکتا ہے بغیر اس کو سنے؟ ایک دوسری بات جناب سپیکر، آپ نے تیئیس، چوبیس ڈسٹرکٹس میں، فاٹا میں تو خیر نہیں ہے لیکن پاٹا میں بھی جناب سپیکر، نہیں ہے تو باقی سترہ ڈسٹرکٹس کیلئے آپ ایک ایسی Legislation کروا رہے ہیں تاکہ سرکاری نوکر کو آپ اختیار دیں گے کہ آپ، میں اور بشیر خان، آپ بھی کئی دفعہ اس ایم پی او کے تحت جیل جا چکے ہیں، ہم بھی اسی ایم پی او کے ڈسے ہوئے ہیں، کیوں ہم یہ اختیار کسی ایک آدمی کو دے رہے ہیں کہ ہم گھر میں سوئے ہوئے ہونگے اور ہمیں وہ گرفتار کر کے لے جائے یا کسی اور شہری کو وہ گرفتار کر کے لے جائے، تو کیوں یہ اختیار ہم خود نئی اسمبلی، اب اگر ایک ڈکٹیٹر کرتا ہے، اگر ایوب خان نے 1960 میں کیا تھا تو وہ تو ایک ڈکٹیٹر تھا، آپ تو Democratic peoples ہیں، لوگ آپ سے Expect کر رہے ہیں کہ آپ ان کیلئے آسانیاں پیدا

کریں گے، ان کے قانون میں آسانیاں پیدا کریں گے، الٹا ہم ان کو گھیر رہے ہیں کہ ہم ایک گورنمنٹ سرونٹ کو اختیار دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میری تجویز ہو گی، بشیر خان بذات خود بھی بڑے Democrat کہ یہ جوان کابل ہے اگر یہ لاء ریفارمز کمیٹی کو اور میں نہیں کہتا کیونکہ یہ تو پھر Lapse بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اب تو بل آگیا ہے، تو دس دن دے دیں، پندرہ دن دے دیں، اب اگر اس میں مطلب ہے اگر یہ جائے تو میرے خیال میں یہ صحیح رہے گا کیونکہ آخر یہ بیوروکریٹ جو ہیں، سیاسی لوگوں کو جلدی گھیر لیتے ہیں۔ میرا تو خیال نہیں تھا کہ بشیر خان چھ مہینے کے بعد گھر جائیں گے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر، میرے معزز دوست نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں، ہم ان کی باتوں کو Appreciate بھی کرتے ہیں مگر اس میں یہ ہے سپیکر صاحب، کہ گورنمنٹ جو ہے، وہ کسی بندے کو کہہ سکتی ہے کہ وہ اختیار استعمال کرے۔ اس کا پرابلم جو آیا ہے، اس میں ان کو علم ہے، یہ سارے پرابلمز جو ہوئے ہیں، یہ 2001 کا جو آرڈیننس ہے، اس کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے ہمیں اب یہ ضرورت پڑ گئی ہے اس چیز کی کہ یہ اس میں Amendment لائیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا سپیکر صاحب، کہ کل پنجاب کے چیف منسٹر نے پورا کمشنریٹ بحال کر دیا اور انہوں نے آرڈر کے ذریعے، نوٹیفکیشن کے ذریعے کمشنر کو Nominate کر دیا ہے تو اسلئے میری درخواست ہو گی آپ سے کہ ہمیں یہ پاس کرنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ظاہر شاہ صاحب، بہت اہم ایشو ہے، اس پہ ذرا توجہ دیں، آپ کے صوبے کا لاء بن رہا ہے۔ یہ سفارشیں ساری عمر چلتی رہیں گی۔

وزیر بلدیات: اگر اجازت دیں تو میں پڑھ کر آپ کو بتاؤں کہ اس میں یہ ہے کہ گورنمنٹ جو ہے، وہ کسی کو اختیار دے گی کہ وہ کرے۔ آج کل اس وقت اختیار کسی کے پاس کوئی بھی نہیں ہے، یہ جو کچھ ہو رہا ہے، یہ میرے بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ 2001ء کا جو آرڈیننس ہے، وہ بالکل نامکمل ہے، اس کا کوئی اختیار کسی کے پاس ہے ہی نہیں۔ یہ آپ دیکھیں تو پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ جب بھی جلوس نکلتے تھے تو کوئی نہ کوئی مجسٹریٹ، اے سی، ڈی سی کوئی آرڈر کرتا تھا کہ آپ لاٹھی چارج کریں یا آنسو گیس یا کچھ، اب کوئی ہے ہی نہیں کہ جو آرڈر کریں، اب پولیس سٹیٹ بنی ہوئی ہے۔ پولیس کی مرضی جس وقت لاٹھی چارج کر دے، جس وقت جو مرضی ہے جس کو Arrest کر کے بھیج دے، ایم پی او 3 بھی لگاتی رہی ہے پولیس۔ اسلئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ پولیس سے یہ اختیارات لے کر ایک Concerned Officer جسے صوبائی حکومت

کرے۔ میری درخواست ہو گی، اپنے بھائی سے ریکوسٹ کروں گا کہ Amendment Nominate واپس لے لیں تاکہ یہ بل Unanimous پاس ہو جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ جس طرح۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، جس طرح بشیر خان نے کہا کہ پولیس والے Exercise کر رہے تھے، پولیس والے کس قانون کے تحت Exercise کر رہے تھے جبکہ قانون آج آپ لا رہے ہیں اور Validation لے رہے ہیں چھ سال پہلے سے؟ تو اس کا مطلب ہے کہ پولیس نے بھی اگر کیا ہے، کسی نے بھی کیا ہے، وہ غلط کیا ہے۔ جناب سپیکر، یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Delegation جو ہے، یہ Ambiguity ہے، یہ آپ ذرا اس کو پڑھ کر دیکھیں۔ ٹھیک ہے جس طرح Original text میں ڈپٹی کمشنر کا لفظ تھا، آج اگر ڈپٹی کمشنر نہیں ہیں مثال کے طور پر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت تو آپ کسی اور کو Delegate اگر کرنا چاہتے ہیں یہ پاور تو Specify کریں لیکن یہ تو Ambiguity رہے گی کہ کس کو آپ کر رہے ہیں؟ آپ اس کو دیکھیں "Government may, be order in writing, direct that the powers under sub-section (1) of Section 3" یہی جی MPO کا "Shall subject to such restrictions, as may be specified, be exercisable by any servant of the Government". دیکھیں سر، 'Any servant of the Government' اگر ایک کلرک کو میں دینا چاہتا ہوں تو میں ایک کلرک کو دے دوں گا، ایک چپڑاسی کو میں دینا چاہتا ہوں تو میں چپڑاسی کو دے دوں گا، میں ایک سپاہی کو دینا چاہتا ہوں تو میں سپاہی کو، Direct ڈی سی او لکھیں، بیشک اے سی او لکھیں، کچھ تو لکھیں نا اس پہ کہ کونسا گورنمنٹ سرونٹ؟

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

وزیر بلدیات: میں ان کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ جو اختیارات گورنمنٹ کسی کو تفویض کرے گی تو وہ ایسا آدمی نہیں ہو گا، خدانخواستہ چپڑاسی کر دے گا یا کوئی کر دے گا، یہ Particular Government servant ہو گا اور جس کو اس کا اختیار ملے گا۔ اب میں یہ فلور آف دی ہاؤس سے یہ بات اسلئے کیونکہ بڑی باتیں ہیں، میں نہیں کرنا چاہتا کہ میں اس کو کس طرح Explain کروں مگر میں ان سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ Concerned بندہ ہی انشاء اللہ کرے گا، کوئی ایرا غیرا نہیں کرے گا۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! who is the concerned person?

Minister for Local Government: May be Home Secretary, may be DCO, may be anybody. اسلئے ہم پابند نہیں کرنا چاہتے اپنے آپ کو کہ موقع پہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آج یہ کرتے ہیں اور آپ ٹھیک ہے آج موجود ہیں لیکن کل کو --

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: کل جب دوسری حکومت آجائے گی تو پھر ہم اور تم دونوں اس کے شکار ہوں گے، اسلئے اس چیز کو کلیئر کر لیں جو بھی اچار ڈالنا چاہتے ہیں، وہ ڈال لیں لیکن کلیئر کریں کہ کونسا گورنمنٹ سرونٹ؟ ہوم سیکرٹری لکھیں، ڈی۔سی۔او لکھیں۔اب یہ کس کے آرڈر سے نکلے گا، جناب سپیکر؟

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب، یہ کبھی پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا ہے کہ کوئیIrrelevant آدمی کرے گا، یہRelevant آدمی کرے گا اورRelevant آدمی جب تک اس میںAmendment پوری ہم نہیں کر سکیں گے اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں، اس سے پہلے میں بندے کا نام، میں اس کی پوزیشن نہیں بتا سکتا کیونکہ میری عرض یہ ہے کہ میرے اس بھائی کو پتہ ہے کہ یہ جو 2001ء کا لوکل گورنمنٹ آرڈر ہے، اس میں ڈی۔سی۔او Means District Co-ordination Officer ہے، اب وہاں موقع پہ ہم دیکھیں گے کہ کس کو، ہوم سیکرٹری یا ڈی۔سی۔او کو اختیار دیئے جائیں گے، دونوں میں سے کسی ایک کو، اسلئے میں یہ درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ 1960 میں تھا، اگرچہ اس وقت کوئی اس طرح ڈیموکریٹک گورنمنٹ نہیں تھی لیکن انہوں نےSpecify کر دیا کہ ڈپٹی کمشنر تو آپ بھی کسی کوSpecify کریں کہ فلاں فلاںInstructions دے گا۔

وزیر بلدیات: ابھی تو ڈپٹی کمشنر موجود ہی نہیں ہے۔ سپیکر صاحب، ڈپٹی کمشنر موجود نہیں، اسلئے میں یہ درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اب ہر ایک آدمی کسی کو بند کرے گا۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب، اب ڈپٹی کمشنر موجود نہیں ہے، اسلئے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اسAmendment کو آپ واپس لیں اور یہ بل پاس کرنے کی اجازت دیں۔آپ ہاؤس سے پوچھ لیں سپیکر صاحب، اگر ہاؤس چاہتا ہے تو پاس کر دیں بل۔

<u>Mr. Speaker</u>: Now the motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> The ‘Ayes’ have it, Sir.

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and the Original Clause 2 stands part of the Bill.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، اس پر منسٹر انچارج کے دستخط بھی نہیں ہیں۔ آپ ذرا نیچے اس کو دیکھیں اور یہ میں ایک دو دفعہ بخت جہان خان کو بھی بتا چکا تھا اور پھر انہوں نے رولنگ بھی دی تھی کہ Any Bill جو آتا ہے اس اسمبلی میں، It has to be signed by the In-charge Minister، آپ ذرا نیچے دیکھیں، انچارج منسٹر کا دستخط نہیں ہے، کوئی پیش نہیں کر سکتا، یہ کیسے پیش کر رہا ہے؟

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر، جو Original ہوگا، اس پہ منسٹر کا ضرور دستخط ہوگا۔ یہ Original تو نہیں ہے نا، یہ تو کاپی ہے، اسلئے دستخط نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہ، نوٹس پر دستخط ہیں۔ نوٹس پر دستخط ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: نہیں سر، Notice is something else. جناب سپیکر، یہ آتا ہے سر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Clause 3 of the Bill, since no amendment has been moved by the any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the house is that Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Clause 3 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Passage stage, the honourable Minister for Local Government, on behalf of honourable Chief Minister, NWFP, to please move that the North-West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment) Bill, 2008, may be passed. The honourable Minister for Local Government, please.

Minister for Local Government: Sir, I beg to move that the North-West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment) Bill, 2008, may be passed.

جناب سپیکر: یہ گورنمنٹ بنچز کی طرف سے آپ کی آواز نہیں آ رہی ہے۔ The motion before the House is that the North-West Frontier Province Maintenance of Public Order (Amendment) Bill, 2008, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed without amendments moved by Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس کلاز 2 میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: صبر کریں، ابھی تو وہ موشن موو ہی نہیں ہوا۔ Item No. 10 and 11. The honourable Minister for Local Government, on behalf of honourable Chief Minister, NWFP., to please move that the Code of Criminal Procedure North West Frontier Province (Amendment) Bill, 2008, may be taken into consideration at once. Minister for Local Government, please.

Senior Minister for Local Government: Thank you very much, Mr. Speaker. I beg to move that the Code of Criminal Procedure North-West Frontier Province (Amendment) Bill, 2008, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Code of Criminal Procedure (North West Frontier Province) (Amendment) Bill, 2008, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration stage, Clause 1, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendments in Clause 2 of the Bill, Mr Abdul Akbar Khan, MPA, and Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move their

identical amendments in Clause 2 of the Bill, one by one. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 2, para (a) may be deleted.

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Israrullah Khan Gandapur, please.

<u>Mr Israrullah Khan Gandapur</u>: I beg to move that in Clause 2, para (a) may be deleted

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u>جناب سپیکر، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u>وضاحت کرنا چاہتے ہیں؟ بولیں جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u>شکریہ۔جناب سپیکر! پہلا پوائنٹ تو میرا پھر وہی ہے کہ منسٹر انچارج کے دستخط نہیں ہیں۔جناب سپیکر، یہ جو Amendment میں لایا ہوں، اس میں آپ ذرا پیرا جو ہے، اس کو دیکھیں کہ
“In the Code of Criminal Procedure 1898, Act of 1898, in Section 144 (a)”, چونکہ (b) میں الگ ہے تو میں اس وقت پہلے (a) کو لیتا ہوں، “For the words ‘Zilla Nazim’ wherever occurring, the words ‘District Coordination Officer’ shall be substituted”. جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور ہم تو سمجھتے تھے کہ ڈیموکریٹک گورنمنٹ آئی ہے پارٹیوں کی، ساری سیاسی جماعتیں ہیں، وہ جو بھی کام کرے گی، جو بھی Legislation کرے گی، یقیناً وہ آئین کو دیکھ کے کرے گی، یقیناً وہ آئین کا خیال رکھ کر کرے گی۔ جناب سپیکر، ‘Criminal Procedure Code’ جو ہے، وہ Concurrent List میں ہے اور Concurrent List کی یہ خوبی کہ اگر آپ آرٹیکل 143 پر جائیں اور میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں جناب سپیکر، یہ جناب سپیکر، آپ دیکھیں جی، “143. If any provision of an Act of the Provincial (Interruption)”…….

<u>جناب سپیکر:</u> Page بتائیں، page۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u>آرٹیکل 143، سر۔او شو جی؟

<u>Mr. Speaker:</u> Just a minute. Yes, yes please, Abdul Akbar Khan.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> “If any provision of an Act of the Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) which Majlis-e-Shoora is competent to enact, or to any provision of any existing law with respect to any of the matters enumerated in the Concurrent Legislative List, then the Act of Majlis-e-Shoora whether passed before or after the Act of Provincial Assembly, or, as the case may be, the existing law,

shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extent of repugnancy,

جناب سپیکر! جب یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس بنااور جب اس وقت کے جنرل مشرف .be void" کے اس سیکشن میں Criminal Procedure Code نے اپنے ایک آرڈر کے ذریعے اس کے تحت ڈپٹی کمشنر سے یہ اختیارات لے کر وہ دے دئے Amendment کی اور اسی Amendment گئے نیچے۔ اب جناب سپیکر، اگر ہم وہ اختیار واپس لیتے ہیں اور کسی اور شخص کو دیتے ہیں تو ایک تو یہ اس کی کا حصہ ہے Concurrent List آپ کو پڑھ کر سنا چکا کہ چونکہ یہ 143 مخالفت ہوئی کہ جو میں آرٹیکل کے 142 کے ساتھ یہ اختیار ہے۔ اگر Assemblies کے مطابق دونوں Concurrent List اور کا اختیار نیشنل اسمبلی کے ساتھ بھی ہے اور پراونشل اسمبلی کے ساتھ بھی Concurrent List تحت کا اختیار صرف نیشنل اسمبلی کے ساتھ ہے، اب Federal Legislative List ہے۔ کا اختیار صوبائی اور قومی اسمبلی دونوں Legislation میں جو چیزیں ہیں، ان کی Concurrent List پہ جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ جب قومی اسمبلی کسی چیز کو پاس کرے گی تو پھر 143 کو ہیں لیکن جب آپ لگ جاتا ہے، ہم پر پابندی لگ جاتی Bar نہیں لا سکتی، ہم پر Amendment صوبائی اسمبلی اسی کی مخالف Already کے تحت اس پر 143 ہے کہ اس سے آگے آپ نہیں جا سکتے۔ تو جناب سپیکر، چونکہ کی 143 فیڈرل میں ہو چکی ہے تو اس لئے جناب سپیکر، اب اگر یہ نہ صرف آرٹیکل legislation جناب سپیکر، پڑھ 268 ہے۔ میں آپ کو آرٹیکل Violation کی بھی 268 ہے بلکہ آرٹیکل Violation کے سناتا ہوں۔ یہ جناب سپیکر، اس میں لکھا ہے، Article 268 (2). "The laws specified in the Sixth Schedule……………………………………...

Mr. Speaker: Just a minute, just a minute.

جناب عبدالاکبر خان: جی سر؟

Mr. Speaker: Yes, please.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، "The laws specified in the Sixth Schedule shall not be altered, repealed or amended"، یہ جناب سپیکر، تین الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں. "Not to be altered, repealed or amended, expressly or impliedly".

جناب سپیکر، دیکھیں کہ آپ جو آنکھ مارتے ہیں، اس کو کیا کہتے ہیں؟ آنکھوں کی کنایوں، آنکھوں کی کنایوں سے بھی جناب سپیکر، یہ دو لفظ پہلی دفعہ آئین میں صرف اس آرٹیکل میں استعمال ہوئے ہیں، یہ کسی آرٹیکل

میں نہیں ہیں کہ آپ مطلب ہے کہ پلک جھپکتے ہی وہ آپ اس میں نہیں کر سکتے Without the prior approval of the President. تو جب جناب سپیکر، ایک آرٹیکل 268 آپ کو Debar کرتا ہے، ایک آرٹیکل 143 آپ کو Debar کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کی یا حکومت کی کوئی مجبوری یا کچھ ہوگا، میری آپ سے درخواست ہے جناب سپیکر، کہ ہم ایسی قانون سازی نہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت کے ہاتھ بٹائیں، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت کی مدد کریں، ہم چاہتے ہیں ایسی قانون سازی کریں کہ جس سے لوگوں کو آسانی ہو اور لوگوں کا مفاد وابستہ ہو، اس لئے میری درخواست ہوگی آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہ میری جو Amendments ہیں اور اسرار کی بھی تقریباً اسی طرح کی ہے، وہ بھی اسی میں یہی کہہ رہا ہے تو جناب سپیکر، وہ بھی خود اپنی بات کرے گا لیکن میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کو لاء ریفارم کمیٹی کو ریفر کریں، یہ چیزیں جی بڑی Important ہیں، ایسا نہ ہو کہ کل مطلب ہے کہ خواہ مخواہ ہم ایک چیز اپنے سر پر لے لیں اور وہ مصیبت بن جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، میں زیادہ Repetition میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ یہی دو Basic Articles ہیں، جن پر بحث ہو سکتی ہے اور بات سر، یہ ایک چیز کا طریقہ کار سے اختلاف ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ جو قدم اٹھا رہا ہے، یہ غلط ہو گا لیکن طریقہ کار سے اختلاف ہے۔ جب یہ آرڈیننس کی شکل میں آیا تھا، اس وقت Disapproval کیلئے بھی ہم نے اس کی قرارداد جمع کرائی تھی لیکن ابھی چونکہ یہ بل کی شکل میں آیا ہے تو میری بھی منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ اس کو اگر لاء ریفارم کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ طریقہ کار اس کا ٹھیک ہو جائے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Local Government, please.

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ رښتیا خبره دا ده چه زمونږه دواړو رونړو، خاصکر عبدالاکبر خان خو ډیر ښه Arguments او کړل۔ سپیکر صاحب، په دیکښې دا آرټیکل 144 چه دے، ښنګه چه دوئ پخپله اووئیل چه په Concurrent List کښې صوبائی اسمبلی هم قانون سازی کولے شی او مرکز هم کولے شی او بیا د آرټیکل 143 دوئ حواله ورکړله۔ سپیکر صاحب، پرابلم مونږ ته دے وخت کښې حکومت کښې دا دے ښنګه چه ما تاسو ته مخکښې هم عرض اوکړو چه دا 2001 آرډیننس چه دے، دے مونږ ته دا سے Hindrance پیدا

کوی هر ځائے چه مونږه هیڅ هم نه شو کولے ، گورنمنټ بالکل Helpless دے۔ زمونږه مجبوری دا ده، هغوی ما نه زیات په دے پوهیږی او ما ورسره دا شے ډسکس کړے هم دے چه مونږه د دے نه بغیر، اوس دا اوگورئ دا دفعه 144 څوک لگوی؟ ضلع ناظم چرته تپوس اوکړو، دے ټوله صوبه کښ چرته ضلع ناظمانو یو ځل هم لگولے ده؟ بدقسمتی دا ده چه دا چه کوم آرډیننس وو، هغوی اوس پخپله وائی، ناظمان وائی چه مونږ ته اختیارات راکړئ چه سړے دا اووائی چه اته کاله ملک بغیر د اختیار نه چلیدلے دے نو په دے وجه باندے مونږه وایو چه دا ضلع ناظم دفعه 144 لگولے نه شی ولے چه پولټیکل خلق یو، زۀ ئے هم نه شم لگولے ، هیڅ څوک هم نه شی لگولے نو په دے وجه باندے دا اختیار مونږه ډی سی او صاحب ته ورکول غواړو چه د ضلع ناظم په ځائے ډی سی او صاحب د دا اختیارات استعمال کړی۔ زما به دا ریکوسټ وی چه د حکومت د چلولو د پاره دا مونږ له ضروری ده چه مونږه ریکوسټ اوکړو هاؤس ته چه دا پاس کړی۔ باقی کومے خبرے چه دوئ اوکړے ، زۀ دوئ سره بالکل Agree کومه۔ مونږه پولټیکل خلق یو، مونږ داسے کار نه کوؤ چه هغه زمونږ د پاره پرابلم سبا جوړیږی خو بدقسمتی دا ده چه هغه 2001 آرډر د مارشل لاء ایډمنسٹریټر کار وو، هغوی کړے وو۔ د هغے په وجه باندے اوس مونږه لگیا یو په دے باندے کوشش کوؤ چه مونږه دا آرگنائز کړو، په دیکښ هر څنگه چه مونږه Amendments کولے شو، کوؤ او خدائے د اوکړی چه چرته، بدقسمتی دا ده چه الله د اوکړی چه دا اتحاد بحال پاتے شی چه دا Seventeenth amendment هم ختم شی او دا هم ورسره ختم شی او نوے طریقے سره مونږه Amendment په دیکښ راولو نو هغه به ډیر ښه وی خو At present زۀ Request کومه خپلو دواړو رونړو ته چه مهربانی د اوکړی چه دا د واپس واخلی چه مونږه دا پاس کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر: لکه څنگه چه اسرار خان هم خبره اوکړه، مونږه بیا بیا دا خبره کوؤ چه مونږه گورنمنټ ته مشکلات نه غواړو خو مونږه وایو چه داسے Legislation

اوکړو، اوس ګورئ که تاسو د کمشنریټ د پنجاب خبره اوکړه، هغوی د پاره هغوی Specific legislation اوکړو، ٹھیک شوه جی، دغه شان مونږه دا وائیو که تاسو ته که په 144 کښې مثال طور باندے مشکلات دی او یقیناً چه مشکلات دی ځکه چه د لوکل ګورنمنټ آرډیننس په وجه باندے هغے کښې تاسو دننه Amendment نه شئ کولے نو که تاسو ته څه مشکلات وی نو مونږ تاسو سره Help کوؤ۔ مونږه دا وائیو چه دا شے دے، دا تاسو ته چه کومه مسئله ده، دا د دے ټولے صوبے مسئله ده، دا یوازے د حکومت نه ده، د خلقو هم مسئله ده خو مونږه وائیو چه دا کار چه کوم دے، دا په صحیح طریقه باندے اوشی چه خلق سبا بیا دا خبره نه کوی چه دا اوس ګوره کنه جی ستاسو د حکومت نه مخکښې دلته په ایم پی یو کښې یا په دے حکومت کښې په ایم پی یو کښې خلق دننه کړل په سوونو هلته چه هائیکورټ ته به خبره لاړه، هائیکورټ به تپوس اوکړو چه دا چا نیولے دے؟ هغه بیا چا ته پته هم نشته چه دا چا نیولے دے ځکه چه اختیار خو به تاسو نن، اوس چا ته ورکوئ کنه نو مطلب زمونږ دا دے جی سبا په دے باندے 144 تاسو Against action اخلئ خا مخا سړے به قیدوئ، خلق به نیسئ، هغه خلق چه سبا کورټ ته لاړ شی چه بهئی دا زهٔ د کوم قانون د لاندے پابند شوے یم نو زما به درخواست وی بشیر خان ته په هر یو شی باندے دومره دغه نه کوی۔ مونږه دوئ سره امداد کول غواړو، مونږه د دوئ رونړه او ملګری یو، مونږه هم دا غواړو چه دا صوبه د په صحیح طریقے باندے اوچلیږی نو که دوئ ته اعتراض نه وی نو مونږه خو دا وائیو چه دا لاء ریفارم کمیټئ ته نه وی تلے او زهٔ دا واپس واخلم، تاسو به Adopt کړئ نو ستاسو خو بل اوشو نو بیا زما د دے خبرے څه حیثیت پاتے شو؟ ګورئ جی زهٔ دا وائیمه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، بشیر بلور صاحب۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: ستاسو د خبرے داسے اهمیت پاتے شو چه دے ټول پریس اولیدلو چه تاسو یو قانونی نکته اوچته کړله او مونږ درته ریکوسټ کوؤ چه څنګه تاسو پخپله اووئیل چه حالات داسے دی چه دفعه 144 چه ده، دا داسے چه دوئ وائی چه خلق قیدوی، هغه قیدولو خبره خو تاسو پاس کړے ده۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: نه جی، دا مطلب زما نه دے۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دا خو د 144 خبره ده۔

جناب عبدالاکبر خان: ګورئ جي، زما مقصد دا دے بشیر خان، ما درته بیا هغه خبره اوکړله چه مونږ تاسو سره اتفاق کوؤ چه مسئله ده، د دے مسئلے حل په صحیح طریقے سره راویستل دی، ٹھیک شوه؟ مونږ خو به بائیلو، زمونږه Amendment به Reject شی، مونږ سره ووټ نشته دے خو زمونږه ضمیر خو به کم از کم ملامته نه وی چه مونږ یو داسے Legislation کړے وو-----

سینئیر وزیر (بلدیات): دوئ ښنګه وائی چه مونږ سره ووټ نشته دے، دے د حکومت پارټی کښې دے-----

جناب عبدالاکبر خان: زهٔ په حکومت کښې یم خو زهٔ د غلط شی ښنګه ملګرتیا اوکړم؟

سینئیر وزیر (بلدیات): دا خو حکومت دے-----

جناب عبدالاکبر خان: نه، که زهٔ په حکومت کښې یم خو سترګے خو زما نه دی پټے، سترګے خو زما غړیږی، مغزه زما چلیږی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نه As MPA ستاسو حق دے او تاسو---

جناب عبدالاکبر خان: نه، زهٔ ایم پی اے یمه، زهٔ به د خپلے علاقے خلقو ته، د خپلے حلقے د خلقو زمه وار یمه، زما نه به هلته سبا تپوس کوی چه کدو، تهٔ ما لیږلے وے اسمبلئ ته (تالیاں) نو په اسمبلی کښې------

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زهٔ تسلی ورکومه په فلور آف دی هاؤس چه مونږ به غلط خلق انشاء الله نه نیسو، مونږه به هغه خلق چه کوم غلط کار کوی، هغه به نیسو۔ زهٔ درخواست کومه تاسو ته چه دا هاؤس ته Put up کړئ چه دا مونږه پاس کړو جي۔

جناب سپیکر: جی، اسرار خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، بات طریقہ کار کی ہے اور آپ کے پاس بھی دو آپشنز ہیں کہ یا تو اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں اور گورنمنٹ Agree نہیں کرتی تو پھر سر، آپ ووٹنگ یقیناً کرائیں گے۔ مسئلہ سر، صرف یہی ہوگا کہ یہ چیز یقیناً چیلنج تو ہوگی بلکہ پہلے ضلع ناظمین کریں گے کیونکہ ان سے ایک اختیار جا رہا

ہے اور وہ جائیں گے کورٹ میں اور کورٹ ان کو Stay دے گا اور میں یہ سمجھتا ہوں سر، کہ ویسے بھی صدارتی انتخابات ہو رہے ہیں، ایک Democratically elected President آجائے گا پھر اس میں ایسی قباحتیں بھی نہیں ہونگی اور میری یہ ان سے درخواست ہوگی کہ یا اگر ان کو Defer کر لیں پھر بھی ٹھیک ہے سر، یا پھر ووٹنگ اس پر ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بشیر بلور صاحب۔ ان کا مائیک آن کریں۔ که Ambiguity لرے کولو د پاره که Defer ئے کړو؟ یا۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، زۀ درخواست کومه، نه نه، دا Defer کول نه غواړی، دا زمونږ د پاره ډیر لوئے پرابلمز دی، حکومت بالکل Stand still ولاړ دے، زۀ تاسو ته دا درخواست کومه، زۀ تاسو ته دا درخواست کومه چه تاسو ئے هاؤس ته Put کړئ۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> نه نه، عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> اختیارات تو وہ استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> نہیں، نہیں۔ نہیں، وہ جو کرتے ہیں، وہ غلط ہے۔ وہ نہیں کر سکتے ہیں، نہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے اختیارات ہیں، وہ کر سکتے ہیں۔ میری درخواست ہے آپ سے کہ ہاؤس کو Put up کریں، اگر ہاؤس Accept کرتا ہے تو Then we will see ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendments moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.

<u>Voices:</u> Yes.

<u>Mr. Speaker:</u> Now those who are against it may say ‘No’.

<u>Voices:</u> No.

<u>جناب سپیکر:</u> سمجھ نہیں آئی۔ یہ سب خاموش بیٹھے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> The ’Ayes’ have it. یہ تو ہو گیا۔ ‘Yes’ کی آوازیں زیادہ تھیں۔ ایک بشیر خان اشارے کر رہے ہیں۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> گن لیں نا، یہاں پر ایک آدمی زور سے ہاں کر دے اور ہمارے ہاں سے زور سے نہ ہو۔ گن لیں، کیا فرق پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: دوبارہ، ابھی Doubt آ گیا تو Clarify کرنا ہے۔ Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Now those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

جناب سپیکر: نہ نہ، کاؤنٹنگ کوؤ۔ جو Amendment کے Favour میں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں۔ (شور)

جناب عبدالاکبر خان: وہ 'ہاں' کر نہیں سکتے۔ (قہقہے) تو ہم مطلب ہے۔۔۔۔

(شور)

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: No, now the amendments are dropped and the original clause 2 stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے خود واپس کر دیا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ تو علیحدہ Put کریں گے، یہ تو (a) Clause 2 ہے۔ Clear? Now second amendment in Clause 2 of the Bill, Mr Abdul Akbar Khan, MPA, to move his second amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that in Clause 2, para (b), the word 'months' may be substituted by the words 'One month only'.

جناب سپیکر، چونکہ مجھے اپنے ووٹس کا اندازہ تھا، اسلئے میں نے سوچا کہ یہ تو Kill ہوگا، تو میں یہ دوسرا Amendment لایا ہوں۔ اپ جناب سپیکر، اس میں دیکھیں کہ جو Original Article ہے 1898، آج سے ایک سو بیس سال پہلے ایک قانون انگریزوں نے اس غلام قوم کیلئے بنایا تھا۔ اس وقت تو کہتے تھے کہ "No order under this section shall remain in force for more than two consecutive days" یہ لفظ دیکھیں سر، "Two consecutive days and not more than seven days in a month". اب جناب سپیکر، وہ ایک سو بیس سال پہلے وہ

کہتے تھے کہ یہ آرڈر سات دن اور دو دن تک ہو سکتا ہے۔ جناب سپیکر، جو Amendment لا رہے ہیں، یہ اب In Sub-section (6), for the word 'consecutive days and not more than seven days in a month', the word 'months' be substituted". اب جناب سپیکر، Forty eight months, sixty months , eighty months تو یہ تو بیس بیس سال ہو گئے، دس دس سال ہو گئے۔ اب جناب سپیکر، جو قانون انگریزوں نے یہ سیکشن 144 کو لگانے کیلئے کہا تھا، اس میں تو انہوں نے صاف، جس میں آپ جناب سپیکر، جو Original text لگا ہے، آپ کے پاس ہے، اس میں Original text ہے، اس کا سیکشن 6 دیکھ لیں، جو سیکشن ہے 6، اس سیکشن 6 کو دیکھیں، "No order on this section shall remain in force for more than two consecutive days and not more than seven days in a month", 'not more than seven days', یعنی سات دن کیلئے آپ مہینے میں لگائیں گے، دو دن کم از کم اور سات دن سے زیادہ نہیں یعنی تین ہفتے بعد پھر یہ Withdraw ہو گا۔ اب اگر آئندہ مہینے آپ لگانا چاہتے ہیں تو پھر آپ ایک ہفتے کیلئے لگائیں گے، پھر تین ہفتے، آپ واپس لے لیں گے۔ یہاں پر جب آپ 'Months' کی دے رہے ہیں جناب سپیکر، تو Months کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہے۔ اب کتنے Months؟ چلیں دو Months کیلئے، ایک مہینے کے بجائے چار مہینے کیلئے، اب Months کیلئے، کل کہہ دیں گے کہ Section 144 is imposed for sixty months یعنی پانچ سال کیلئے میں نے لگا دیا، For eighty months, for seventy months, جناب سپیکر، یہ Legislation ایسی ہونی چاہئے کہ جو اچھا لگے۔ جناب سپیکر، کل دیکھیں یہ کیسے Legislation ہے، ٹھیک ہے گورنمنٹ کے ساتھ اختیار ہے، وہ دوبارہ بھی لگا سکتی ہے، دوبارہ بھی لگا سکتی ہے لیکن کم از کم اس کو Consecutive اگر آپ Months دے دیں اور Blank cheque دے دیں کہ وہ جو لگانے والا ڈی سی او ہے، جتنی مرضی ہے بس جی وہ لگاؤ، بس مردان میں کہہ دو کہ میں نے اسی مہینے کیلئے 144 لگا دیا، پشاور میں کہہ دیں کہ میں نے ساٹھ مہینے کیلئے 144 لگا دیا۔ لوگ جناب سپیکر، کیا کہیں گے؟ ہم کیسی Legislation کریں گے؟ اتنی Bad legislation تو میں نے زندگی میں نہیں دیکھی یعنی آپ تو بالکل مکمل اختیار دے رہے ہیں کسی کو کہ آپ کی مرضی ہے کہ جو چاہیں کریں۔ خدارا کچھ ہوش کے ناخن لیں، ایسا تو نہ کریں۔ کل آپ بھی اس میں پھنسے ہونگے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، لگ رہا ہے کہ ہنس رہے ہیں۔ یہ آپ کی مان رہے ہیں۔ منسٹر لوکل گورنمنٹ، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! دیکښې دوئ پخپله د کلاز 6 چه خبره اوکړله کنه، "No order under this section shall remain in force for more than two consecutive days and not more than seven days in a month from the making thereof unless in cases of danger of human life, health or safety or a likelihood of a rights or any afraid, the Provincial Government may, by a notification in official gazette, otherwise directs". سپیکر صاحب، زما رور ډیرے ښه خبرے اوکړلے خو دے وخت کښې د دے صوبے حالات تاسو ته پته ده دا ځنګه حالات دی چه سحر تاسو اولیدل سکولونه الوزیږی، هر څه کیږی، تباهی جوړه ده، په دیکښې دومره چه حکومت سره اختیار نه وی، دا خبره زهٔ منمه چه دوئ ځنګه چه Months، یو Limit پکار دے نو زهٔ فلور آف دی هاؤس دا وایمه چه دا به مونږه Three months allow کړو، Months به نه وی، Three months به مونږه Allow کړو۔ زهٔ Request کومه چه دوئ د Amendment واپس واخلی۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر خان ډیر زیات ښه سړے دے او پوهیږی هم په دے خیزونو باندے، زما دا ریکوسټ دے جی که دا تاسو Month کړو نو په هغے کښې به دا وی چه لکه په 31 باندے ختم شو نو په 1st باندے ئے بیا اولګوه، بیا په 31 باندے ختم شو نو مطلب دا دے چه۔۔۔۔

وزیر بلدیات: د دوئ سپیچ کښې تاسو به اوریدلی وی، دوئ وائی چه One month, two months, three months, خو Months خو نه دغه کیږی نو زهٔ د دوئ دا Accept کومه چه دا به Three months پورے به۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Not more than three months?

Minister for Local Government: Not more than three months.

Mr. Abdul Akbar Khan: Okay, I withdraw after this amendment, Sir.

(قہقہے)

Mr. Speaker: 'Two consecutive days'……

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی 'Months' کی بجائے 'Three months'۔

جناب سپیکر: ذرا Clear ہو جائے نا، ایک چیز ہے Law makers۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس کے ساتھ Original لگا ہے، Original text آپ کے ساتھ ہے یہ کریمنل پروسیجر کوڈ 1898، آپ اس کا سیکشن 6 نکالیں سر، آپ کے ساتھ ہے، سیکشن 6 نکالیں۔

جناب سپیکر: او او سیکشن 6۔

جناب عبدالاکبر خان: سیکشن 6 میں یہ لفظ ہے، یہ ان دو لفظوں کو Substitute کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے، یہ بھی آپ دیکھیں سر، "No order under this section shall remain in force for more that two consecutive days and not more than seven days in a month"، یہ جو اس کا یہ پورشن ہے جناب، اب اگر ان کی جو Amendment ہے، اس میں بھی انہوں نے یہ لکھا ہے کہ In sub-section (6), for the words 'consecutive days and not more than seven days in a month', دا دوئ اوس Substitute کوی چه دا Words ختم شی نو دوئ لیکلی دی چه 'For Months' نو بشیر خان دے سره Agree شو چه دا 'Months' For په ځائے به 'Three months' کړو۔

جناب سپیکر: Two months که Three months؟

جناب عبدالاکبر خان: Two months یا Three months۔

سینئیر وزیر (بلدیات): اوګورئ جی دا Amendment 2 sub-section (b) په دیکښ ئے دا لیکلی دی چه In sub-section (6), for the words 'consecutive days and not more than seven days in a month', then the word 'months' shall be substituted by 'three months', هم دا دے کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: 'Months' کی بجائے 'Three months' کرنا ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): یره بالکل نه پوهیږی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا 'Two days consecutive'، دا As it is به وی؟

جناب عبدالاکبر خان: 'Seven days' به لرے شی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نه نه، اودریږه۔ ته وائے څه به لرے شی؟ دا خو Already زوړ دے کنه جی، The word 'Months' په ځائے 'Three months' به شی جی۔ دا چه کوم دے کنه جی، په دیکښې ئے دا لیکلی دی چه The days not more than seven days in a month the word 'months' shall be substituted. نو د 'Months' په ځائے 'Three months' shall be substituted ۔

جناب سپیکر: دا Amended دغه را کړئ۔

جناب بشیر بلور: او نو هغه چه ورته څه بنائی، هغه کوی۔

جناب سپیکر: اس Amendment میں آپ نے 'Two' کا ذکر نہیں کیا، 'Consecutive days' only لکھا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، وہ 'Months' کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: تو وہ 'Two months' ہو گیا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ ہے کہ -------

جناب سپیکر: یہ Words اگر آپ ہٹا رہے ہیں، نہ -----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں نے Months کے بارے میں کہا تھا، Word 'Months'۔

سینئیر وزیر (بلدیات): انہوں نے One month کہا ہے تو One month کی بجائے ہم نے تین Months کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ جو اس میں، اوریجنل میں آپ ذرا غور کریں No order under-----

سینئیر وزیر (بلدیات): میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں، سر۔

جناب سپیکر: دا 6 والا 'No order under this section shall remain in force for more than two', اس کو بھی Delete کریں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔

جناب سپیکر: 'Two' آپ کے اس میں نہیں لکھا ہے، یہ Verbal آپ کہہ رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا تھا جی Word 'months' کی بجائے 'One Month'، اب یہ 'Not more than two months' ہو گیا، یہ ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر: یہ Verbal amendment میں آتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ ختم ہو گیا، یہ تو Substitute ہو گیا، یہ تو ختم ہو گیا۔

Mr. Speaker: (b). In sub-section (6), for the words ‘two consecutive days and not more than seven days in a month’ deleted, the words ‘three months’ shall be …….

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، ’Two‘ ہے-----

جناب سپیکر: جو رولز آپ کہہ رہے ہیں اس۔

جناب عبدالاکبر خان : آپ کو سپورٹ دے رہے ہیں۔ آپ کو سپورٹ دے رہے ہیں- Two consecutive days and not more than seven days in a month….

جناب سپیکر: یہ Verbal amendment میں-----

جناب عبدالاکبر خان: یہ ختم ہو گیا ہاں جیسا Substitute ہو گیا یہ تو ختم ہو گیا۔

Mr. Speaker :- (b) in sub section (6) for the word two consecutive days and not more than seven day in a month deleted. The word three month shall be—

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں تو ’Two‘ ہے، ’Two consecutive days‘ کو انہوں نے شامل نہیں کیا ہے، یہ غلطی کی تھی۔ یہ ان کو ’Two consecutive days‘ سے شروع کرنا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: ہاں، میں وہی کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: انہوں نے ’Consecutive days‘ سے شروع کیا تو ’Two‘ تو رہ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ’Two‘ کو وہ نہیں Count کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ’Two‘ رہتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر اس کا مطلب ہے ’Two months‘ ہو گیا، اس کا مطلب ہے ’Two months‘ ہو گیا۔ دیکھیں سر، یہ ’Two consecutive days‘ ہے تو انہوں نے ’Consecutive‘ سے شروع کیا اور ’Two‘ کو چھوڑا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ’Two‘, part of the Bill جو پرانا ہے، اس کا رہ گیا تو وہ ’Two‘ رہ گیا۔ اب اگر ’Consecutive days‘ کو آپ ختم کرتے ہیں تو پھر ’Two months‘ ہو گیا، اگر مطلب ہے ’Two months‘ رہ گیا۔

Mr. Speaker: Yes, yes.

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی؟

Mr. Speaker: Then it becomes two months.

Mr. Abdul Akber Khan: Yes, yes.

جناب سپیکر: آپ 'Two months' کرنا چاہتے ہیں یا 'Three months' ہیں چونکہ 'Two months' کا آپ نے، اس طرح آیا ہے۔

سینیئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، زما لږ خبره واوری۔ سپیکر صاحب، دا تاسو------

جناب سپیکر: 'Two months' پہلے سے لکھا ہوا ہے۔

سینیئر وزیر(بلدیات): نہیں 'Two months' نہیں لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے The word 'months' لکھا ہوا ہے، 'months' Word آپ ذرا پڑھیں۔

جناب سپیکر: 'Two consecutive days' کے آگے 'Two' لکھا ہوا ہے لیکن وہ غلطی سے نہیں لکھا۔

سینیئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، دا تاسو اوګوری، تاسو دا Amendment 2 اوګوری، زما خبره واوری------

جناب سپیکر: اب 'Three months', 'two month' کبش-----

سینیئر وزیر(بلدیات): او 'Three months' ما ورته وئیلے وو۔ یار خبره واوره خه Original months لیکلی دی۔ سپیکر صاحب، دا تاسو ته هسے Confusion جوړوی۔ سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: نہیں، اس Wording میں تھوڑی سی وہ آئی ہے------

سینیئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، دا Confusion جوړوی۔ تاسو اوګوری، تاسو یو منټ دا اوګورئ دا Amendment section 44، دا Original Bill چه دے، دا Original Bill تاسو اوګورئ۔ امان الله خان، دا Original Bill ورته اوښایه، سپیکر صاحب ته۔ Original Bill چه دے کنه، هغے کبش دا لیکلے دی، دا "Clause 2 sub clause (3), in sub section (6) for the word 'consecutive days and not more than seven days in a month', the

word 'months' shall be substituted". for the 'months', 'three months' shall be substituted, بس۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: کیا کرنے جارہے ہیں، 'Two months' کا انہوں نے لکھا ہے؟

<u>سینیئر وزیر</u>: کونسا رول؟ 'Two months' کی تو بات ہی نہیں اس میں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay.

<u>سینیئر وزیر</u>: دا 'Three months should be substituted', د دے نه پس هیڅ هم نشته۔

<u>Mr Speaker</u>: Okay. Fifteen minutes for tea break and for this discussion…...

(قطع کلامیاں)

<u>Mr Speaker</u>: Fifteen minutes for tea break. Thank you. The House is adjourned.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے پندرہ منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفے کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>Malik Qasim Khan Khattak</u>: Point of order, Sir.
<u>Mr. Speaker</u>: Malik Qasim Khan, please.

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب والا شان، زهٔ نن یو داسے خبره ستاسو په نوټس کښې، د هاؤس په نوټس کښې راولم چه زما د تره ځوے وو محمد شعیب خټک، پراجیکټ ډائریکټر این ایچ اے، چیف آپریټنګ افیسر کوهاټ ټنل، هغه سحر دفتر ته تلو، دریمه ورځ ئے ده هغه په لار کښې مین روډ باندے چا اوچت کړے دے، دریمه ورځ ئے ده نو زهٔ دا حکومت نه یقین دهانی غواړم چه د هغے د پاره دوئ څه کړے دی؟ باقاعده ایف آئی آر درج دے او اوسه پورے مونږ ته هیڅ پته نشته چه هغه چرته دے سره د ډرائیوره، سره د پک اپ ګاډی؟ او بل سر، دا یوه عجیبه غوندے خبره ده چه دا کوهاټ روډ د جنوبی اضلاع د پاره بالکل یو Dangerous جوړ دے، مونږ ته د دا حکومت اوبنائی چه آیا مونږ ته دوئ څه څه Protect راکوی؟ مونږ چه څه وخت کښې ځو خو پرائیویټ خلق راته وائی چه په دے لار باندے مه راځئ۔ د کوهاټ او د پشاور په منځ کښې د درے یو داسے عجیبه غوندے فوقیت دے چه دا حکومت د مونږ ته د سیکیوریټی څه

انتظامات یقین دهانی راکوی او که چرے مونږ سره داسے اوشو، بیا به څه کیږی؟ او زهٔ د شعیب خټک باره کښی واضحه د حکومت نه جی جواب غواړم۔

جناب سپیکر: لږ بیا اوواییٔ، بشیر خان نه وو چه دوئ واوری۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا شان، زمونږ د تره ځوے دے محمد شعیب خټک، چیف آپریٹنگ آفیسر کوهاټ ټنل، هغه نن دریمه ورځ ده چه خپل ډیوټی ته د حیات آباد نه روان وو کوهاټ ټنل ته، په لار کښی سره د ګاډی، سره د ډرائیوره چا اوچت کړے دے۔ ما آئی جی پی صاحب ته، سی سی پی او صاحب ته او باقاعده مو ایف آئی آر درج کړے دے، اوسه پورے د هغه څه پته نشته دے او د کوهاټ او د پیښور په مینځ کښی چه دا کوم صورتحال جوړ دے، مونږ پخپله په خطره کښی یو۔ دا معزز اراکین اسمبلی، سدرن ډسټرکٹس او دا نور خلق چه کوم ځی چه د کوهاټ او د درے په مینځ کښی، د پیښور په مینځ کښی مونږ څه اوکړو؟ مونږ ته څه طریقه جوړه شی، سیکیوریټی یقین دهانی راکړلے شی ځکه چه دن دهاړے دس، ګیاره بجے یو افسر د سره د خپل ډرائیوره او د ګاډی اوچتیږی، هغه د سرکار یو اهم ذمه دار افسر دے او اوسه پورے دریمه ورځ ده، مونږ ته پته نشته نو زهٔ جناب والا، پته کول غواړم چه دا څه کول دی؟

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

جناب رحیم داد خان (سینئیر وزیر): جناب سپیکر، دے واقعه باندے بے حد افسوس دے او چه چا باندے راشی، د دے واقعاتو سره ډیره د بدقسمتئ خبره ده او څه ډیر داسے حالات دی چه هغه ورته کښی مونږ ته ملاؤ شوی دی خو حکومت د دے نه بے غمه ناست نه دے او ځنګه چه دا واقعه اوشوه، چیف منسټر صاحب روزانه د Concerned D.P.O نه معلومات کوی او دا ځایونه داسے دی چه هلته کښی د ټرائبل ایریا ډیره لنډه ده او داسے نمونه حالات جوړ دی او همیشه داسے واقعات کیږی۔ پرون هم یوه ناخوشګواره حالات په مینګوره کښی شوی دی نو خدائے د ورته خیر کړی، انشاء الله تعالیٰ د دے کوشش دے، دا د دوئ ورور نه دے، دا زمونږ ورور دے۔ په دے صوبه کښی چه څومره څوک اوسیږی، مونږه ټول ورسره په درد کښی شریک یو او انشاء الله د دے ځائے نه لاړ شو پخپله به بیا تپوس اوکړو چه په هغے کښی څه کارروائی شوے ده؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا ، مونږ په ديکښ د کوهاټ او د پيښور په مينځ کښ چه کوم د سيکيوريټي صورتحال دے ، دا مونږ د خپل ځانونو د پاره څه انتظام اوکړو؟ آيا مونږ دا روډ پريږدو؟ آيا مونږ ته څه انتظام کيدلے شي؟ په دے مونږ ته څه چوکئ جوړے دی جي، عام خلقو کښ خوف دے چه دا څه لوبه لګيا ده چه په دن دهاړے باندے مونږ اوچتيږو او بيا مو څه پوښتنه نشته دے ؟

مفتي سيد جانان: سپيکر صاحب، زهٔ يو عرض اوکړم جي، د دے متعلق زما يو عرض دے جي؟

جناب سپيکر: د دوئ مائيک آن کړئ، د جانان صاحب۔

مفتي سيد جانان: ملک صاحب چه کومه خبره اوکړله، دغه خبره، هم دغه صورتحال مونږ ته راپيښ دے۔ روزانه دوه او څلور او پينځه کسان راځي چه فلاني کسانو سره زمونږ سړے ورسره دے ، هغه راخلاص کړه راته۔ مخکښے خوبه کلي کښ وو، اوس دغه پيښور ته راپسے راځي چه فلاني کسانو زمونږ سړي بوتلي دي او تاسو مونږ سره مهرباني اوکړئ لاړ شئ۔ زهٔ دا عرض کوم چه دا خبرے ، لکه دا کوم حالات راروان دي او دے حالاتو پسے وروستو مطلب دے چه څه دي؟ نو زهٔ دغے ايوان ته ستاسو په وساطت باندے دا عرض کوم چه که د دغه خبرو يو سنجيدګئ سره نوټس وانغستلے شي، دغه خبرو ته يو بالکل اهميت ورنکړلے شي، زهٔ جي دا وايم هنګو کښ مونږ يو محکمے والا ته وايو، يو دفتر والا ته وايو چه زمونږ دا کار اوکړه، هغه وائي چه ما ته اول کلاشنکوفو والا کسان راوله چه هغه ما بوځي، زهٔ د ځائے معائنه اوکړم، بيا مے د خپل دفتر دروازے کښ کوز کړه ګني زهٔ مطلب دے چه نه شم تللے نو زهٔ ستاسو په وساطت باندے دے ايوان ته عرض کوم، مونږ جرګه کړے ده، دا ټول حکومت والا کسان، بشير بلور صاحب، رحيم داد خان، مياں صاحب، دا ټول په دے باندے خبر دي خو مونږ دا وايو چه که مذاکرات څومره هم اوشي خو چه فريقين هغه مذاکراتو کښ دلچسپي نه لري نو هغه مذاکرات ناکام وي۔ د حاجي صاحب د خبرے مونږ مکمل حمايت کوؤ۔ تاسو ته مونږ دا عرض کوو، حکومت ته معلوم دي، طالبانو سره کسان دي، هغه خاندانونه لري، د هغوی بچي دي، د هغوی ښځے دي، په هغوی باندے

د رحم اوکړلے شی، د مذاکراتو یوه طریقه د ورته وضع شی چه هغه کسان خپلو کورونو ته راشی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر: په دے حالاتو باندے هغه ورځ چیف منسټر صاحب تفصیلی تقریر کړے دے او په هغه وخت چا چه څه اعتراضات کړی وو، هغه وخت سره هغوی د هغے هغه کمیټی هم جوړه کړه۔ زمونږ د طرف نه اجازت دے که تاسو څه خبرے کوی، داسے یو نیمه کمیټئ کښې لکه د هنګو په حواله معزز ممبر صاحب هم د هغے ممبر وو، په هغه جرګه کښې چیف منسټر صاحب ورته اووئیل چه څه تاسو وایئی، مونږ ئے منو خو د دے خبرے به تاسو مونږ له ذمه واری راکوئ چه د بل طرف نه به داسے څه React یا داسے دغه مزید څه به نه کیږی نو دوئ هغه ذمه واری قبوله نه کړه خو په دے سلسله کښې ما مخکښې هم په خپل تقریر کښې وئیلی وو څه موده مخکښې او اوس هم وایو او چیف منسټر صاحب هم وائی چه یره دا یواځے د حکومت کار نه دے، دے سره خلق هم راپاسی او جرګے جوړے شی لکه څنګه په دیر کښې جوړه شوے ده، په بونیر کښې جوړه شوے ده، په هر ځائے کښې داسے نمونے جرګے جوړے شی اود حکومت د طرفه پوره تسلی ورکوو چه د دوئ د حفاظت هر څه نمونه دوئ ته که ضرورت وی، هغه به پوره کوو۔ بله خبره چه تاسو اوکړه د لارے، دا حالانکه پخپله مونږ ته افسوس دے او ما Concernedخلقو سره، ډیپارټمنټ سره خبره هم کړے وه چه دا څلور، پینځه کلومیټره دا ځائے چه کوم دے، دا غیر محفوظ دے، اخوا ته هم سو کلومیټر ټهیک دے، دیخوا پیښوره پورے هم دے خو بدقسمتی دا ده چه دواړو سائډ ته د هغے د ټرائبل ایریا ده چه څه واردات واقعات کیږی نوپه منډه باندے هغوی هغه ځائے کښې پناه اخلی او بیا Traditionsد ټرائبل کوم دی، هغه حوالے دی نو په دے باندے حکومت خاموشه ناست نه دے۔ زهٔ د ممبر صاحب سره پوره دغه کومه او زهٔ به دهٔ سره که وائی، آئی جی پی صاحب ته هم لاړ شم، چیف سیکرټری سره به هم ملاؤ شم، چیف منسټر سره به هم ملاؤ شم چه دا زمونږه روړ زر تر زره په خیر سره خپل کور ته، خپلے ډیوټئ ته واپس شی۔

جناب سپیکر: جی بس دا دومره به اوږدوؤ نه جی، نور د Law making خبره ده، دومره یقین دهانی درته ملاؤ شوه۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، یوه خبره کوؤ، یوه خبره۔

جناب سپیکر: کار ته مخکښ دا هاؤس نه پریږدئ۔

ملک قاسم خان خٹک: دا نور قسم دے، نور قسمه۔ سر--------

جناب سپیکر: بس هغه ختم شو جی۔ مخکښ عبدالاکبرخان، تا د لاء، کوم ځائے کښ چه مونږه پریښودے وه------

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر------

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، دا ځائے چه چرته کښ مونږه اوسیږو، زهٔ د حکومت نه دا تپوس کوم چه دا روډ، ځلور ورځے اوشوے چه-------

جناب سپیکر: چیف منسټر درله درکړه، سینئر منسټر درله-----

ملک قاسم خان خٹک: سر، مونږ دا خبره کوؤ چه د ملک څه صورتحال روان دے او مونږ دا خبره کوؤ چه که چرے زمونږ ځان ته، اوس دلته دے اسمبلئ ته مونږ څه خبره اوکړه چه نن مونږ څه وایو؟ اوس دے جنرل خبره کوی-----

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، تهٔ دهٔ ته، دے څه غواړی؟

سینئر وزیر: سپیکر صاحب، دا زمونږ مشر دے، زمونږ ورور دے او سینئیر منسټر صاحب ورته مکمل خبره اوکړله چه دا اغوا خو پهلا ځل دے پیښور کښ نه ده شوے، دا خو ټول عمر کیږی او بیا خلق پیدا کیږی او بیا څوک نه پیدا کیږی۔ زمونږ دلته پیښور ښار نه سرے بوتلے دے، نن شپږ میاشتے اوشوے، مونږ ورله کوشش کوؤ، دا خو مونږ ګرنټی نه شو ورکولے چه یوه ورځ کښ پیدا کیدے شی که دوه ورځو کښ پیدا کیدے شی؟ لاء اینډ آرډر سچویشن باندے تاسو دلته بحث کړے دے او بحث کښ تقریباً ټولو خلقو حصه اغستے ده او چیف منسټر پوره ډیټیل ښودلے دے چه زمونږ پرابلمز دی۔ دیکښ خو مونږ انکار نه کوؤ خو دا نه ده چه مونږ اوس وایو، دا Commitmentنه شو کولے چه ورځ کښ پیدا

کیدے شی، دوه کبن پیدا کیدے شی۔ سینئیر منسٹر صاحب اووئیل چه مونږ به کوشش کوؤ، زر به ئے درله پیدا کړی۔

جناب سپیکر: لږ اهمییت ورته ورکړئ جی، بس۔

سینئیر وزیر: او ولے نه، ولے نه، ضرور ولے به نه ورکوؤ؟

جناب سپیکر: د دوئ دے کیس له اهمیت ورکړئ۔

سینئیر وزیر: سر په سترګو به اهمیت ورکوؤ۔

جناب سپیکر: د دوئ کیس له اهمیت ورکړئ او دیکبن څومره چه کیدے شی، هغه هومره اوکړئ۔ جی، عبدالاکبرخان۔

ملک قاسم خان خټک: دا روډ زمونږ غیر محفوظ دے، حکومت مونږ ته د سیکیوریټی انتظام کوی؟ صرف مونږ دا عرض کوؤ چه مونږ ته د روډ تحفظ راکړی ولے چه مونږ دے اسمبلئ ته راځو او بیا خپلے خپلے حلقو ته ځو نو په دے لاره کبن مونږ ته هیڅ قسم تحفظ نشته دے۔ جناب والا، مونږ د حکومت ته دا درخواست کوؤ او دا ورته سوال کوؤ چه مونږ ته د روډ تحفظ راکړی او د سیکیوریټی انتظام د په دے روډ باندے بهتر کړے شی۔

جناب سپیکر: دوئ د روډ د تحفظ خبره کوی۔

ملک قاسم خان خټک: د روډ سیکیوریټی نشته دے، دن دهاړے خلق اوچتولے شی او بیا ئے پته نه لګی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، د روډ کوشش پرے اوکړئ چه د روډ تحفظ ورکړئ۔

سینئیر وزیر: سپیکر صاحب، دوئ خو ډیر پخپله پوهه خلق دی او ناظم هم پاتے شوے دے، ټول اختیارات هم دوئ سره وو او داسے ده چه مونږه خپل کوشش کوو۔ مونږ کله هم دروغ نه وایو، مونږ خپل دے قام ته کله هم دروغ خبره نه کوؤ۔ مونږه پوره کوشش کوؤ چه دا روډ هم په تحفظ وی او دا کوم خلق چه دی، خدائے د اوکړی، خدائے د مونږ ته دومره وس راکړی او خدائے د په هغوی باندے هم، خدائے د لږ صبر راکړی، دا کبنینو او دا خبره مونږ د دوئ ختم کړو۔ انشاءالله مونږ به پوره کوشش کوؤ چه د روډ حالات هم ټهیک کړو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔
جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔
جناب عبدالاکبر خان: زما پہ خیال زمونږ خبرہ لکہ د تې بریک نہ دغہ وہ خو زما پہ خیال چہ هغه Almost decided دہ چونکہ هغه د 'Two consecutive days' نہ مخکښ 'Two' دے ، بیا لاندے 'Months' دے نو 'Two months' باندے بشیر خان اووئیل چہ ټهیک دہ، زۂ هم وایم چہ ټهیک دہ، زۂ بہ خپل Amendment withdraw کړم او 'Two months' بہ راشی۔
جناب سپیکر: تاسو Withdraw کوی؟
جناب عبدالاکبر خان: او جی زۂ Withdraw کومہ او هغه Two months ترے ختم شو۔

Mr. Speaker: Okay. The amendments moved by honourable Member, Abdul Akbar Khan has been withdrawn, therefore Clause 2 stands part of the Bill. Clause 3 of the Bill, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore the question before the House is that Clause 3, may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 3 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Passage Stage, Honourable Minister for Local Government on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP, to please move that the Code of Criminal Procedure, N.W.F.P (Amendment) Bill, 2008 may be passed. Honourable Minister for Local Government please.

Senior Minister(Local Government): Thank you, Sir. I beg to move that the code of Criminal procedure NWFP (Amendment) Bill, 2008 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Code of Criminal Procedure N.W.F.P (Amendment) Bill, 2008 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed without amendments moved by Abdul Akbar Khan as per majority. Item No. 12 and 13. The honourable Minister for Housing, N.W.F.P, to please move that the Defence Housing Authority Peshawar Bill, 2008 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Housing please.

(Applause)

Mr. Amjad Khan Afridi (Minister for Housing): Thank you, Sir. I beg to move that the Defence Housing Authority Peshawar Bill, 2008 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is the Defence Housing Authority Peshawar Bill, 2008, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Consideration Stage, Clauses 1 to 3 of the Bill, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move that in Clause 4 of sub clause (3) para (d) may be substituted by the following:

"Two co-opted Members may be nominated by the Speaker, Provincial Assembly amongst the MPAs".

جناب سپیکر! مجھے اگر اس پر بولنے کا-----

سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور: چه دا پیش کړو نو بحث به پرے او کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ بھی اسی میں ہے؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Yes Sir. Sir, I beg to move that sub clause (3) of Clause 4-----

جناب سپیکر: نہیں وہ دوسرا ہے، وہ دوسرا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ اسی میں نہیں ہے، سر؟

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اچھا۔

جناب سپیکر: یہ ہے کلاز 4، وہ علیحدہ ہے۔ وہ بتاتا ہوں ابھی آپ کو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں جہاں تک سمجھتا ہوں اس صوبے کی جو Legislation گزشتہ بیس سالوں سے ہوئی ہیں، یہ بہت عجیب نوعیت کی Legislation ہے اور ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے اور اس کے مستقبل کیلئے انتہائی خطرناک ہے۔ ہم ایک اختیار دے رہے ہیں ایک ایسے ادارے کو کہ جس پر ہمارا پھر کوئی کنٹرول نہیں ہو سکے گا اور وہ جہاں پر بھی ایکوزیشن کرنا چاہے، وہ عوام کی جائیداد، لوگوں کی جائیداد کو ایکوزیشن کرے گا، ہمارے پاس تو کوئی اختیار نہیں۔ جناب سپیکر، اگر ہم کنٹونمنٹ میں داخل ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا سٹیکر تمہارے پاس ہے کہ سٹیکر تمہارے پاس نہیں ہے؟ ہم سٹیکر کے بغیر تو کنٹونمنٹ میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہ ہمارے سارے صوبے کی جائیداد کو ہتھیانے کیلئے، اس کو حاصل کرنے کیلئے اور اس پر کالونیاں بنانے کیلئے اور پھر اس پر بزنس کرنے کیلئے جناب سپیکر، بہت سی میں نے اور بھی اس میں Amendments دی ہیں لیکن میری ایک تجویز ہو گی حکومت کو کہ برائے کرم یہ بہت Important legislation ہے، بہت Important legislation ہے، اس کو Light نہ لے۔ اس کو لاء ریفارم کمیٹی یا جو کمیٹی ہے، کو بھی آپ بھیجنا چاہتے ہیں، بھیج دیں، ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس میں چاہتے ہیں کہ جناب سپیکر، خدارا آخر اس صوبے کی پولیٹیکل ایڈمنسٹریشن کا کوئی بھی اختیار نہیں ہو گا، بیوروکریٹک ایڈمنسٹریشن کا بھی کوئی اختیار نہیں ہو گا، سیاسی حکومت کا بھی کوئی اختیار نہیں ہو گا آپ کی جناب سپیکر، اس اسمبلی کا Once you pass this legislation, آپ نے اپنے ہاتھ باندھ لیے۔ جناب سپیکر، اسلئے میری گزارش ہے، مودبانہ گزارش ہے کہ اس پر جلد بازی نہ کریں، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ ہم بالکل تیار ہیں کہ جو بھی مطلب ہے اس میں اگر کچھ کرنا چاہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ایک Specific خاص Piece of land کیلئے نہیں ہے، ہر جگہ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نا نہیں سر، یہ سارا پھر بدلے گا۔ جناب سپیکر، میری سات Amendments ہیں تو اسلئے میں کہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ آپ کا وقت ضائع کروں، اگر حکومت میری اس تجویز کو

مانتی ہے، میں اسرار خان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر حکومت اس تجویز کو مانتی ہے تو پھر ہماری Amendments کا تو پھر یہاں کوئی ضرورت ہی نہیں ہوگی، پھر کمیٹی میں چلی جائیں گی، پھر وہاں پر بات کرلیں گے، پھر متفقہ طور پر کوئی چیز آ جائیگی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: اسرار کا مائیک آن کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میرے بھی یقیناً اس کے متعلق یہی حدشات ہیں کہ ہم ایک Legislation کریں گے اور اس Legislation پر کل کو ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہوگا اور یہ Being MPA جی، جب تک آپ کا سٹیکر نہ ہو، وہ کیمپ کے اندر ہمیں چھوڑتے بھی نہیں ہیں تو یہاں اگر ایک ایسی Legislation ہے کہ کرتے بھی ہم ہیں، گند ہم سے صاف کرواتے ہیں اور یہ ہے کہ بعد میں اس Legislation میں ہمارا کوئی کام نہیں ہوگا۔ لوگوں کے جو بھی Protest ہوں گے، ان کو Face کرنے وہاں پر ہم جائیں گے لیکن ہمارے ہاتھ بندھے ہوں گے اور میری بھی تجویز ہے کہ اگر گورنمنٹ Agree کرتی ہے تو بالکل کمیٹی اس کو Refine کرکے دوبارہ اگر لے آئیں تاکہ یہ متفقہ پاس ہو جائے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی امجد افریدی صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ پلانگ: سپیکر صاحب، زۂ د عبدالاکبر خان صاحب دے خبرے سره متفق یم جی چه لاء ریفامز کمیټی ته د دا خبره ریفر شی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the Bill may be referred to the Law Reforms Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Referred to the Committee. Item No. 14 and 15. Mr. Saqibullah Khan, MPA and Dr. Zakirullah Khan, MPA to please move for leave of the House to present joint amendments in Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, one by one. Mr.Saqibullah Khan please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you. Sir, I beg to move that Leave may be granted for moving amendments in the Provincial

Assembly of North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: Dr. Zakirullah Khan, please.

Dr. Zakirullah Khan: Janab Speaker Sahib, I beg to move that leave may be granted for moving the amendments in the Provincial Assembly of North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں یہ تو رولز میں بتایا گیا ہے کہ یہ کمیٹی کیلئے رولز کا بل ہے تو اس میں میں یہ کہوں گا کہ یہ اس وقت آپ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تو Amendment نہیں کر سکتے نہیں سر، یہ تو آپ کی کتاب ہے، نہیں ہوئی ہے۔ میرا مطلب ہے اس نے Amendment کیا ہے یہ تو Amendment نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: دا د بل Format دے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، Bill format is something else. Bill format خو جی گورہ نہ دے پکار کنہ، بل خو تاسو سرہ خو Already شتہ دے۔ زمونږہ دا مطلب دے کہ دا سے Amendment وی نو هغه بے شکه د راوړی او هغه کمیټۍ ته چه تاسو نور کوم Forward کړی دی، هغه به هم لاړ شی هغه کمیټی ته۔ اوس دا خو Already یو کتاب-----

جناب سپیکر: مسٹر ثاقب خان چمکنی Explain کریں ذرا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر زۂ به تاسو ته یو څو مثالونه درکړم، زۂ به مشر وورور ته هم ورکړم۔ په دغه کښ ډیر څیزونه، دیکښ اوس سر، تاسو په ړومبی دغه باندے چه څنګه اوګورئ نو د آډیټر جنرل Definition راغلے دے او بیا تاسو هر چرته اوګورئ نو آډیټر جنرل بالکل هډو ریفرنس نشته نو د هغے د پاره دا Amendment ضروری دے۔ دا مونږه وایو چه سټینډنګ کمیټۍ کښ د راشی، دغسے نور هم دا بل مطلب مونږه Propose کوؤ چه The new provision needs to be incorporated to have uniformity with the Rules of National Assembly. هغه داسے مونږ سره دی، مونږه تاسو سره بل دغه باندے چه سټینډنګ کمیټۍ کښ د راشی، دا Amendments دی سر، تاسو ئے اوګورئ-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب ، مونږه دا وایو که مونږ Amendments راوړو ، Amendments دی ، که څه هر څنګه چه د دوئ چه خپل کوم سوچ دے ، هغه د هغه کمیټئ ته راشی نو هغه کمیټئ کښې به ئے هغه نورو سره دا هم Discussشی چه کوم یو پکښې ښه شو نو بس هغه به پکښې واخلو نو دا خو تاسو لکه یو قسمه بالکل هغه بل جوړ کړو۔

جناب سپیکر: Next Motion دا دے راروان دے ، کمیټئ ته راروان دے۔

جناب عبدالاکبر خان: نه سر ، دا خو کمیټئ ته تاسو Amendment ورکوئ که تاسو دا بالکل Legislation ورکوئ؟ دا خو د سره Legislation دے ، Complete Legislation دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر ، دا کمیټئ ته ریفر کړئ چه په هغے کښې کوم Amendments approve کړو کمیټی ، هغه به بیا مونږ Adopt کړو کنه سر۔

جناب سپیکر: اول خو Layکوو ئے۔ The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Members to present their joint amendments in the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted and the honourable Members are requested to move that the amendments in the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be referred to the Committee concerned. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زهٔ به سر د عبدالاکبرخان او اسرار صاحب شکریه هم ادا کومه ، ډیره مهربانی۔ Mr. Speaker! I further request to move that the same may be referred to the Standing Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances .

Mr. Speaker: Dr. Zakirullah Khan, please.

Dr. Zakirullah Khan: Janab. Speaker Sahib! I further beg to move that the same may please be referred to the Standing Committee on

Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances.

Mr. Speaker: The amendments stand referred to the concerned committee. Item No. 16, Mr. Javid Abbasi Sahib to please start discussion on your adjournment motion No. 31 admitted for discussion under Rule 73 of the rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Javid Abbasi Sahib.

تحریک التواء

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں بڑا مشکور ہوں آپ کا بھی اور اس ایوان کا بھی، اس دن میں یہ بات لایا تھا توجہ دلاؤ نوٹس میں، میں چاہوں گا کہ عبدالاکبر صاحب، دوسرے تو ان کی بات سن لیتے ہیں اور جب ہماری بات کرنے کا وقت آتا ہے تو یہ اپنی کتابیں اٹھاتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں تو میں چاہوں گا جناب سپیکر، کہ یہ بھی وہاں بیٹھیں اور یہ سنیں ہماری بات۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو وکیلوں کی طرح جس طرح وہ کیس، پیشی ختم ہو گئی۔

جناب محمد جاوید عباسی: تو یہ تو اپنی بحث کر کے نکل جاتے ہیں جناب سپیکر، آج اگر دونوں ایجوکیشن منسٹرز صاحبان میں سے کوئی بیٹھا ہوتا تو ہمیں بات کرنے میں بڑی آسانی ہوتی اور اگر وہ نہ ہوتے تو لاء منسٹر صاحب ہی بیٹھے ہوتے تو پھر بھی میں شاید اپنی بات کرتا لیکن بہت اہم آئٹم پر تھا یہ میری تحریک التوا اور انہیں پتہ تھا کہ یہ ایجوکیشن سے Relate کرتی ہے تو ہمیں خوشی ہوتی کہ اگر وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہاں ہیں، دونوں Concerned Ministers صاحبان کہاں ہیں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: کھانا کھانے گئے ہیں جی۔ یہی تو غم ہے، جناب سپیکر۔ جناب، یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن میرے آنریبل بھائی کی ہے، یہ ہماری میزوں پر صبح سے پڑی ہے اور دونوں منسٹرز آج یہاں پر تھے اور ان کی میزوں پر بھی یہ ایڈجرنمنٹ موشن پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور ایجنڈے میں بھی شامل تھی۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں عبدالاکبر خان کا ذرا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں جی، Collective responsibility کی بات نہیں ہے، آپ دیکھیں یہ ٹیکنیکل اور پریکٹیکل مسئلہ ہے کہ وہ بھجوائیں، اس کی تقرری، میں مانتا ہوں کہ آنریبل منسٹر بڑے ہوشیار ہیں، بڑے Competent ہیں لیکن یہ جو بعض چیزیں ہوتی ہیں، ان کا Concerned جو منسٹر ہے، وہ زیادہ صحیح جواب دے سکتا ہے۔ میری درخواست ہوگی کہ آپ اس کو

Postpone کر لیں اور کل یا پرسوں اس کو دوبارہ ایجنڈے پر رکھیں اور Direction دے دیں کہ منسٹرز صاحبان یہاں پر موجود ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جرمانہ کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو یہ کل فیکس بھی ہو چکا ہے، ان کی موجودگی میں سیکرٹری کو فیکس بھی ہو چکا ہے اور اس وقت اتنی ضروری چیز پہ ایڈ جرنمنٹ موشن آئی ہے، وہ کیوں نہیں ہیں؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ممبر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا کہ دوسرے منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہ کہہ رہا تھا کہ چونکہ اس میں بہت ایمرجنسی معاملہ تھا تو وہ ہوتے تو بہتر ہمیں جواب دے سکتے تھے۔ جو بھی جناب، آپ فیصلہ کریں گے، مجھے منظور ہوگا لیکن یہ Postpone تب ہو سکتا ہے کہ اگر یہ صبح آئٹم میں شامل ہو جائے اور اگر نہیں ہوتا تو میں اس پر ابھی بات ضرور کرونگا جناب، پھر میں یہ نہیں چاہونگا کہ یہ اگلے سیشن پہ چلا جائے۔ جناب سپیکر، تو جو رولنگ آپ کی طرف آ جائے، مجھے منظور ہے جناب۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، کل کے ایجنڈے پر ڈال لیں۔ یہ کل والے ایجنڈے پر ڈال لیں۔ یہ کل ہوگا جی۔

Mr. Muhammad Javid Abbasi: Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: کل اس پر بات کر لیں گے۔ The sitting is adjourned till tomorrow at 9.30 a.m.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 26 اگست 2008 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)